کتاب چہارم :
نیا تخلیقی اعتراف (کلمہ)

New Creation Book for Muslims 4

the New Creation Confession

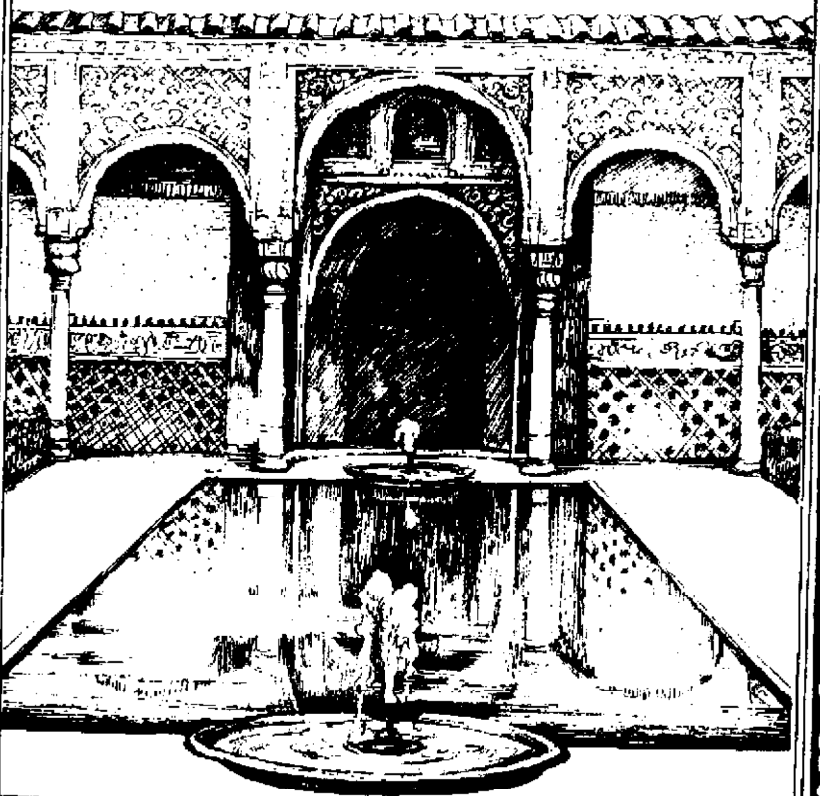

کتاب چہارم :
نیا تخلیقی اعتراف (کلمہ)

کیا آپ جانتے ہیں
کہ اللہ کی شخصی روح کے وسیلہ سے
آپ کو نئی تخلیق بنا ضروری ہے ؟
بہت سے لوگوں کو یہ علم نہیں کہ یہ سچ ہے
لیکن حقیقت یہی ہے۔
حضرت عیسیٰ جو سچائی ہے یہ کہتا ہے۔ (۱۵۴)
کہ آپکو روح میں شکل اختیار کرنا اور جی اٹھنے کی نئی
زندگی میں نیا مخلوق ہونا ضرور ہے
اس نئی زندگی میں جو حضرت عیسیٰ یعنی کلام اللہ
موت کو شکست دیکر اور قبر میں سے جی اٹھ کر ظاہر کرتے ہیں۔
یہ نئی تخلیق جس کا حضرت عیسیٰ اصرار کرتے ہیں
ایسی چیز نہیں ہے جس کے بغیر آپ زندہ رہ سکیں
اور نہ ہی آپ اس انتخاب سے گریز کر سکتے ہیں
آپکو نئی روحانی پیدائش کو قبول کرنے ، رد کرنے
یا نظر انداز کرنے کا چناؤ کرنا ہی ہوگا
ایسا کرنے سے آپ اپنی ابدی منزل کا چناؤ کرینگے
دنیا میں دو قسم کی انسانی نسلیں موجود ہیں :
ایک وہ جو ایک ہی دفعہ پیدا ہوئے ہیں
اور ابدی خدا سے جدائی اور
موت کی طرف گامزن ہیں ؛

(۱۵۴) یوحنا ۳ : ۳

4

The New Creation Confession (Kalimah)

Did you know
that you must be made a new creation
by the personal Spirit of Allah?
Many people do not know this is true
but it is.
Isa who is the Truth says so. [154]
You must be spiritually formed and recreated
in the resurrection life he manifested
when Isa the Word of Allah
defeated death and rose from the grave.

This new creation that Isa insists on
is not something you can live without.
Nor can you avoid making a choice.
You yourself *will* choose
either by accepting, rejecting, or neglecting
the spiritual new birth
and thereby you will choose your eternal destiny.

There are *two* human races in the world:
one that has been born only once
and is moving toward
eternal divine separation and death;

---

154 John 3:3

اور دوسری نسل وہ جو دودفعہ پیدا ہوئی ہے
اور ابدی روح میں ہو کر ابدی ملاپ، (۱۵۵) اطمینان
اور خوشی کی طرف گامزن ہے۔
آپکو ایک نسل سے دوسری نسل میں پیدا ہونا لازم ہے۔
آپکو نیا جنم حاصل کرنا ضروری ہے۔
انسانی نسل کی تخلیق کامل ہونے کیلئے کی گئی

تاکہ وہ کامل خدا کو منعکس کرے۔
لیکن تمام انسانی گھرانے نے خدا کے قوانین کو توڑا ہے
اور اپنے آپ کو گنہگار رجحان کے باعث راستے سے منحرف کیا ہے۔ (۱۵۶)
ظاہر ہے کہ ہم اپنی پرانی فطرت اور پرانی سوچ
کی خواہشوں کو پورا کرنے کے باعث
قصوروار ہیں، اور دور کئے گئے ہیں
اور سیدھے عدالت کی طرف گامزن ہیں۔
ہمیں نئی پیدائش کی اور نئی زندگی کی ضرورت ہے
جو خدا کے جی اٹھنے والے کلام یعنی یسوعؔ (عیسٰیؑ)
کی پاک رفاقت میں ملتی ہے تاکہ ہم روحانی طور پر
زندہ کئے جائیں۔
زندگی کا سچا راستہ وہ ہے
جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔
خدا کے کلام (عیسٰیؑ)
نے ہم سے پیار کی خاطر یہ کیا کہ
ہم پر ترس کھاتے ہوئے ہماری
موت کا فیصلہ خود اپنے اوپر لے لیا۔
پھر اُس نے ہمارے عوض مر کر قبر پر فتح
حاصل کرتے ہوئے موت کی طاقت کو نیست و نابود کیا۔
جو کوئی بھی کہتا ہے کہ یہ سچ نہیں ہے وہ جھوٹ بولتا ہے
اور ذی اثر سراب کے بہکاوے میں ہیں۔
ایسے شخص کی حکمت
اوپر سے نہیں
بلکہ زمینی، نفسانی اور شیطانی ہے۔ (۱۵۷)
لیکن اگر آپ سچائی کو اپنے دل میں جگہ دیں
اور اگر آپ ایمان رکھیں کہ سچائی آپ کے دل میں ہے

(۱۵۵) یہ شراکت جس کو صرف نئے تخلیق کردہ مسلمان ہی جانتے ہیں وحدۃ جامع المومنین یعنی رفاقتِ مقدسین کی یکتائی۔

(۱۵۶) یہ نفس الامارہ ہے یعنی گناہ آلودہ روح یا انسان کی سرکش فطرت۔
(۱۵۷) یعقوب ۳ : ۱۵

and the other that has been born twice
and is moving towards [155]
eternal communion and peace
and joy in the Eternal Spirit.
You must be born from the one race into the other.
You must be born again.

The human race was created to be perfect
and to reflect a perfect God.
But the whole family of man has broken God's laws
and has warped itself into a sinful disposition [156]
Fulfilling the desires
of the old nature and of the old mind,
we are naturally culpable,
alienated and headed for judgment.
We need the new birth and the new life
of holy fellowship *(zamala)* in God's Risen Word Jesus (Isa)
in order than we may become spiritually alive.

The true path of life
is the path God has given us.
The Word of God (Isa)
did something in love on our behalf:
he mercifully took his own Death Judgment against us
upon himself.
Then he destroyed the power of death
by conquering the grave even as he died in our place.
Whoever says this is not true is lying
and is being seduced by a powerful delusion.
The wisdom of such a one
is not from above
but is earthly, sensual, devilish. [157]
But if you allow the truth
to touch your heart deeply,
and if you believe this truth in your heart

---

155 This communion, known only by new creation Muslims, is called *wahda jamia al muminin*, meaning "oneness of the fellowship of the believers."

156 This is the *nafs al-ammarah*, the sin-prone soul, the rebellious spirit of man (Joseph 12:53 in the Qur'an).

157 James 3:15

اور اپنے ہونٹوں سے سچائی کا اقرار کریں،

تو آپ سچی زندگی کی زیارت کی طرف سفر کا آغاز کریں گے۔

آگے جو بات بہت ہیجان انگیز اور حیرت انگیز ہے
وہ یہ ہے کہ ہم سچے ایمانداروں کے سامنے سچائی کا اقرار کرتے ہیں
اور ہم سچائی کو اپنے بدن کے وسیلے اور مکمل وجود کے ساتھ
ہضم کرنا اور اسکی تدوین کرنا شروع کرتے ہیں
اور سچائی کی پیروی اور
ہمیشہ کے لئے خدا کے لوگوں کے ہمراہ
سچائی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

پھر آخر کار کیا ہوگا؟
سچائی (عیسیٰ) خود ہمیں
جلال سے جلال تک لے جائیگی۔
الحمدللہ! سبحان اللہ!

انسان کلام یا اقرار کس طرح کر سکتا ہے؟

لیکن کوئی اپنی انسانی زندگی میں
عیسیٰ کو زندہ رکھ کر کیونکر ایک
نیا تخلیق کردہ مسلمان بن سکتا ہے؟
صرف اور صرف کلام اللہ میں ایمان سے۔
حضرت عیسیٰ نے اعلانیہ فرمایا کہ
پوری کتاب میں اُسکی آمد کے علاوہ اور کچھ ذکر نہیں ہے۔(۱۵۸)
اور، یہ سچ ہے،
کہ سچی کتاب کا مرکزی مضمون اور ہماری
ابدی زندگی کے مکاشفے کا سکہ عیسیٰ ہی ہے۔
کیا کوئی اور آدمی ابدی زندگی دینے والا اللہ کا کلام ہے؟

موت کو فتح کرنے والے ابدی کلام کے علاوہ
اور کون قائل کرنے پر آمادہ کرتے ہوئے یہ بات کہہ سکتا ہے:
"راہ، حق اور (ابدی) زندگی میں ہوں
کوئی میرے وسیلہ کے بغیر اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔"
حضرت عیسیٰ نے پرزور اعلان کیا
کہ جس طرح نے اللہ تعالٰی میں ابدی زندگی موجود ہے
اسی طرح اس نے اپنے کلام کو ابدی زندگی عطا کی؛(۱۶۰)
کیونکہ اسکا کلام ہی اسکا وارث ہے
جس کو اللہ تعالٰی نے اپنے نور میں ابھرنے والے نئے پاک عہد میں

(۱۵۸) لوقا ۲۴:۲۷
(۱۵۹) یوحنا ۱۴:۶
(۱۶۰) یوحنا ۵:۲۶،۲۷

and confess this truth with your lips,
you will begin the pilgrimage of true life.

What is next is thrilling and wonderful:
we confess this truth before the true believers
and we begin to digest and to enact this truth
with our body and our whole being,
and we follow this truth
and study this truth
with God's people forever.

Then what finally happens?
The Truth himself (Isa) takes us
from glory to glory.
Praise God! *Subhan Allah!*

HOW DOES ONE MAKE OUR *KALIMAH* OR CONFESSION?

But how does one become
a new creation Muslim
with Isa alive in one's life?
Only by faith in the Word of Allah.
Isa declared that the whole Book
spoke of nothing but his coming. 158
And, true it is,
that Isa is the central theme of the true *Kitab*
and the focus of all our revelation of eternal life.
What other man *is* Allah's Word of eternal life?
Who but the death-conquering eternal Word in person
could say convincingly:
"I am the way, the truth, and the (eternal) life:
no man comes to Allah but through me"? 159
Isa declared emphatically
that just as Allah has eternal life in himself, 160
so he has granted his Word to have eternal life in himself,
for his Word is his heir
to whom Allah has given all authority

158 Luke 24:34
159 John 14:6
160 John 5:26-27

طاقت اور حاکمیت سے عدالت اور حکمرانی کا تمام اختیار سونپ دیا۔
مگر جن کے اندر حضرت عیسیٰؑ رہتے ہیں
صرف وہی نئی خلق شدہ آنکھیں اور دل رکھتے ہیں
جن کے ساتھ وہ حضرت عیسیٰؑ کی سچائی کو دیکھتے اور قبول کرتے ہیں،
سچائی جو اللہ کے کلام میں قلمبند ہے۔
تحریری طور سے یا
نبوت کی پیشگوئیوں کے لحاظ سے یا
علامت کے طور پر،
حضرت عیسیٰؑ اور انکی سچائی
غلطی سے پاک اور درست کتاب
کے ہر ورق پر موجود ہے۔
حضرت عیسیٰؑ ہی خدا کا کلام ہیں
اور صرف انکے منہ کے الفاظ ہی سچے کلام کے الفاظ ہیں
جو ابدی روح کے الہام لکھے گئے ہیں۔

اگر یہی سچائی ہے تو،
ہر کوئی اس پر ایمان کیوں نہیں لاتا؟
کیونکہ کوئی انسان جو اللہ کی ابدی روح کے بغیر ہے
وہ اُن الفاظ کو قبول نہیں کرتا

جو اللہ تعالیٰ کی ابدی روح سے جاری کیے گئے ہوں (۱۶۱)،
اور کوئی بھی اس ابدی روح کی معاونت کے بغیر
یہ نہیں کہہ سکتا کہ عیسیٰؑ خدا کی عدالت کا
شخصی، ابدی اور الٰہی کلام ہے۔ (۱۶۲)
کوئی ابدی روح کی معاونت کے بغیر یہ نہیں کہہ سکتا:
" اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں
اور عیسیٰؑ کلام اللہ ہے"
نفسانی انسان،
اگرچہ وہ مذہبی بھی ہوں یا
نفسانی انسانوں کے پیمانے کے مطابق عظیم بھی،
تحریری کلام اللہ جسکا امتیاز روحانی طور پر کیا جا سکتا ہے
اس بچانے والے کلام یعنی عیسیٰؑ کے لئے، کوئی شوق نہیں رکھتے۔
اس نفسانی اور غیر نجات یافتہ انسان نے
کوئی فرق کتاب،
کوئی فرق نجات کا پیغام،
اور کوئی فرق یسوعؑ (عیسیٰؑ) کو قبول کر رکھا ہے۔ (۱۶۳)

(۱۶۱) ۱۔کرنتھیوں ۲:۱۴
(۱۶۲) ۱۔کرنتھیوں ۱۲:۳
(۱۶۳) ۲۔کرنتھیوں ۱۱:۴

and power and dominion to judge and to rule
the new age dawning in his light.

But only those in whom Isa is living
have new creation eyes and heart
with which to see and receive the truth of Isa,
truth inscribed in the written Word of God.
Either literally
or in prophetic foreshadowings
or symbols,
Isa and his truth are on every page
of the infallibly accurate *kitab* (Book).
Isa *is* the Word of God
and only his Words inspired by the Eternal Spirit
are the true words of Scripture.

If this is the truth,
why then does not everyone believe it?
Because the man without the Eternal Spirit of Allah
does not accept the words
that come from the Eternal Spirit of God, [161]
and no one can say that Isa
is the personal, eternal, divine Word
of God's Judgment
without the aid of the Eternal Spirit. [162]
No one can say that "there is no deity but God
and that Isa is the Word of God"
without the aid of the Eternal Spirit.
The natural man,
even if he is religious
or great by the measure of natural men,
has no taste for the saving Word Isa
spiritually discerned in the written Word of God.
This natural and unregenerated man
has received a different *kitab* (book)
and a different salvation message
and a different Jesus (Isa). [163]

---

161 I Corinthians 2:14
162 I Corinthians 12:3
163 II Corinthians 11:4

لیکن سچی کتاب بڑی صفائی کے ساتھ یہ کہتی ہے
کہ اگر کوئی آدمی
نجات کا کوئی اور پیغام لائے
تو اسے ابد تک جہنم میں ڈال دیا جائے۔ (۱۶۴)
لوگوں نے اپنی مکاری کی تبلیغ میں
کئی جعلی عیسیٰ پیش کئے ہیں۔
لیکن سچا واحد عیسیٰ
وہی ہے جو بے عیب کلام میں آشکارہ ہوا ہے،
اور ایک ہی دفعہ خدا کے لوگوں تک پہنچایا گیا۔
کوئی بھی آدمی اس مکاشفہ میں کچھ شامل نہیں کر سکتا
اور نہ ہی اس میں سے کچھ نکال سکتا ہے۔

یہ لازوال اور لا تبدیل ہے۔
تاہم، آپ پر لازم ہے کہ حضرت عیسیٰ کے سچے کلام کو سمجھیں۔
اور آپ عیسیٰ کو کلام کی سچی پیشگوئیوں میں دیکھیں
یہ لازوال کلام اللہ تعالیٰ کی شخصی روح کی معاونت سے
مکاشفہ کے ذریعے زمانہ قدیم کے ان آدمیوں کو ملا جو
خدا کے زندہ کلام کو، اس وقت سے بھی پہلے جانتے تھے
جب الٰہی کلام عیسیٰ المسیح کی انسانی شکل میں وارد ہوا۔ (۱۶۵)
انبیا کے ذریعے (۱۶۶)
خدا نے، ان سب کو جو دعا کرتے وقت اس جانب دیکھتے تھے،
جہاں پر اسکا نام سکونت پذیر ہے،
نجات کا وعدہ کیا تھا۔ (۱۶۷)
کلام پاک میں خدا کا نام اسکی
اپنی شخصی تشبیہ ہے اور خدا

(۱۶۴) گلتیوں ۱:۹
(۱۶۵) ۱۔ پطرس ۱:۱۰، ۱۱
(۱۶۶) ۲۔ تواریخ ۶:۳۸
(۱۶۷) قبلہ وہ سمت ہے جسکی طرف منہ کر کے ایک قابلِ قبول نماز پڑھی جاتی ہے۔ عیسیٰ نے فرمایا: "اگر تم کچھ بھی میرے نام سے مانگو تو میں تمہارے لئے کر دونگا۔" اس بات میں کلام اللہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر تم میری سمت میں دعا کرو تو تمہاری دعاؤں کا جواب ملیگا۔ لیکن اگر تم عیسیٰ کلام اللہ میں ایمان نہیں رکھتے تو پھر چاہے کسی سمت دعا کرو "ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ اسے خدا سے کچھ ملے گا۔" یعقوب ۱:۷۔ یوحنا ۴:۲۰ تا ۲۴ میں یہ دکھایا گیا ہے کہ کیونکہ خدا روح ہے اسلئے سمت یا جگہ اہم نہیں ہے۔ اور ہم یہ جانتے ہیں کہ خدا ہی اہم ترین ہے۔ خدا کو اپنے کلام سے الگ نہیں دیکھا جا سکتا اور عیسیٰ ہی وہ کلام ہے۔

But the true *Kitab* plainly says
that if any man comes
bringing a different salvation message
let him be eternally condemned to hell.[164]
There are many imitations of Isa
that men in their cunning have preached.
But the only true Isa
is the one revealed in the infallible Word
once for all delivered to the people who belong to God.
No man can add to this revelation
and no man can take away from it.
It is imperishable and unchangeable.

Therefore, you must discern the true words of Isa.
And you must see Isa truly
in the true words of prophecy.
These immortal words
were given by revelation
through the personal Spirit of Allah
to those men of old who knew
personally the ever-living Word of God
even before the divine Word put on human form
as Isa al-Masih.[165]
In the prophets[166]
God had promised salvation
to all those who looked when they prayed
toward the direction[167]
where His Name would dwell.
The Name of God in Scripture

---

164 Galatians 1:9

165 I Peter 1:10-11

166 II Chronicles 6:38

167 The *qibla* is the direction in which acceptable prayer is to be offered. Isa said, "If you shall ask for anything in My name, I will do it." By this the Word of God was saying, that if you pray in *my direction*, your prayers will be answered. But, if you are an unbeliever in God's Word Isa, no matter in which direction you pray, "let not that man think that he shall receive anything of the Lord" (James 1:7). John 4:20-24 shows that since God is a Spirit, direction or place in themselves are not crucial. Knowing God is all-important. God cannot be known apart from His Word and Isa is His Word.

یہ انکشاف اپنے پاک کلام کے ذریعے کرتا ہے
جو خیمہ اجتماع میں اپنی ابدی روح
کی قوت میں، لوگوں سے ملتا ہے،
اور عیسیٰؑ ہی وہ کلام ہے
اور عیسیٰؑ ہی وہ نام ہے

اور عیسیٰؑ ہی خدا سے ملنے کا وہ خیمہ اجتماع ہے جو دنیا کے صحرا میں قائم کیا گیا ہے
عیسیٰؑ ہی ایک زائر کی چلتی پھرتی ضیافت ہے،
نذر کی وہ روحانی روٹی،
جو آسمان سے نازل ہوئی
کہ تمام انسان یہ بات باور کریں کہ وہ کون ہے
اور یوں ہمیشہ کی زندگی پائیں۔
عیسیٰؑ ہی وہ عجیب شمعدان ہے
اور وہ طاق میں رکھی گئی روشنی
جو مردہ حال اور آدمیوں کے

سیاہ دلوں کو روشن کرتی ہے۔
عیسیٰؑ ہی ابدی زندگی کے عہد کا کلام ہے۔
عیسیٰؑ ہی زائر کی قابل قبول قربانی ہے۔
گناہ جسکے باعث القدس (یروشلم) میں خدا کا گھر تباہ ہوا
اور ہماری اسیری کی جاریہ تباہی کا سبب بنا۔(۱۶۸)
لیکن اگر خدا نے حضرت ابراہیمؑ کے قدیمی بچوں کو نہ بخشا،
تو وہ ہمیں بھی نہ بخشے گا۔
اگر ہم اپنی بے اعتقادی میں ان سے ناطہ جوڑتے ہیں۔(۱۶۹)
اور اگر عدالت خدا کے گھر سے شروع ہوتی ہے
تو پھر ان کا انجام کیا ہوگا
جو حضرت عیسیٰؑ کے پیغام پر ایمان نہیں لاتے ؟(۱۷۰)
ان کی بھی الٰہی کلام کے روبرو عدالت ہوگی۔
وہ جو بذاتِ خود خدا کا ناقابلِ تسخیر گھر ہے
جسے آدمیوں نے بے ارادہ تباہ کیا، جی ہاں
صرف اس لئے کہ ترس کھا کر انکا کفارہ دیا جائے
اور حضرت ابراہیمؑ کا پاک خدا، جو ہماری ریاضت کی صحیح سمت ہے،
انہیں ہمیشہ کے لئے مردوں میں سے جلائے۔
یہ وہی سمت ہے جس میں،

(۱۶۸) یعقوب ۱:۱؛ رومیوں ۸:۳۶
(۱۶۹) رومیوں ۱۱:۲۱
(۱۷۰) ۱۔پطرس ۴:۱۷

is his personal self-disclosure,
and God discloses himself by His Word.
God had promised that His Word
would meet with the people
and tabernacle among them
in the power of the Eternal Spirit.
Isa is that Word.
Isa is that Name.
Isa is that tent of meeting with God in the desert of this world,
Isa is that moveable pilgrim's feast,
that spiritual bread of display,
the one who came down from heaven
that all men might digest who he is
and live forever.
Isa is that mysterious lampstand
and that light of the niche (*mishkat-ul-anwar*)
that lights up the dead, dark hearts of men.
Isa is the Covenant Word of Eternal Life.
Isa is the pilgrim's acceptable sacrifice.

Sin led to the destruction
of the house of God in *al-Quds* (Jerusalem), [168]
and to the continuing holocaust of our Exile.
But if God did not spare the ancient children of Ibrahim,
he will not spare us either,
if we join them in their unbelief. [169]
And if judgment begins with the household of God
what shall be the fate of those
who disbelieve Isa's message? [170]
They too shall be judged
by the divine Word of Judgment
who is himself the indestructible House of Allah
willingly torn down by men, yes,
but only to mercifully make atonement (*takfeer*)
in order to be resurrected from the dead forever
by the Holy God of Ibrahim
as the true direction of our prayers.

168 James 1:1; Romans 8:36.
169 Romans 11:21
170 I Peter 4:17

اللہ کی ابدی روح کی مدد سے ہم اقرار کرتے ہیں،
'خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں
اور عیسیٰ کلام اللہ ہے۔'

عیدالاضحیٰ کی یادگاری میں ہمارا اقرار

جب ہم نئے تخلیق کردہ مسلمان اپنی نئی تخلیق کردہ
عیدالاضحیٰ کی عبادت میں نجات دلانے والی سچائی کا اقرار کرتے ہیں،
تو ہماری عبادت صرف لفظوں کی حد تک نہیں رہتی

اور نہ ہی ایک کھوکھلی مذہبی رسم ہوتی ہے
جب ہم حضرت عیسیٰ کی عیدالاضحیٰ میں کھاتے اور پیتے ہیں
تو ہم ابراہیم کے ساتھ کیئے گئے
خدا کے متبرک عہد کی تجدید کرتے ہیں۔ (۱۷۱)
اسکا لا تبدیل معاہدہ
جو ہماری نجات کی بنیاد ہے۔

عیدالاضحیٰ کی توضیح

قرانِ پاک فرماتا ہے کہ اگر
ایک زائر کو حج مکمل کرنے سے
روک دیا جائے،
'تو جیسی قربانی
میسر ہو (کردو)'
حج کے نقطہ عروج کے وقت
ایک قربانی کی ضیافت کھائی جاتی ہے
جو کہ اس خدا کو یاد کرنے کے لئے ہوتی ہے
جو ہم سب کے ساتھ،
حضرت ابراہیم کے وقت سے لیکر اب تک وفادار ہے،
جس نے ایک 'عظیم قربانی' دے کر
ابراہیم کے وارث کا فدیہ دیا۔
عیدالاضحیٰ 'قربانی کی ضیافت' ہے
جس کے ذریعے زائر
اللہ تعالیٰ کے حضرت ابراہیم کے ساتھ الٰہی رحم کے عمل کو یاد کرتا ہے۔

(۱۷۱) اس عہد کی نوعیت اہم ہے۔ کلام اللہ میں یہ ایک ایسا معاہدہ نہیں ہے جو برابر کے لوگوں میں قائم کیا جائے اور ہم سمجھیں کہ اس معاہدہ کو قائم رکھ کر کسی مدد کے بغیر اپنی مرضی سے ہم اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ ہم یہ ایمان نہیں رکھتے کہ ہم اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ جو وعدہ خدا نے اپنے عہد سے ابراہیم کے ساتھ کیا۔ ہماری نجات ابراہیم کے ساتھ۔۔۔ وہ عمل میں لا رہا ہے۔

(۱۷۲) سورۃ البقرہ ۲:۱۹۶

It is in *his* direction that we confess
through the enablement of Allah's Eternal Spirit,
"There is no deity but God,
and Isa is the Word of God."

OUR CONFESSION IN OUR ID UL-ADHA REMEMBRANCE

When we New Creation Muslims confess the saving truth
in our New Creation Id ul-Adha service,
our worship is more than mere lip service
or an empty religious ritual.
When we eat and drink in the Id ul-Adha of Isa,
we are renewing
Allah's solemn covenant promise to Ibrahim, [171]
his unchangeable contractual pledge
that constitutes the basis of our salvation.

THE ID UL-ADHA EXPLAINED

It says in the Qur'an
that if a pilgrim is prevented
from completing the *Hajj* (Pilgrimage),
"send an offering
for sacrifice." [172]
At the climax of the Hajj,
a sacrificial meal is eaten
that remembers the God (Allah)
who has been faithful to us
since the days of Ibrahim,
when Allah ransomed Ibrahim's heir
with a "momentous sacrifice."
Id ul-Adha is the "Feast of Sacrifice"
when pilgrims remember
Allah's act of divine mercy to Ibrahim.

---

171 The nature of this covenant is important. In the Word of God it is not an agreement between equals as though we could save ourselves by keeping the covenant by our unaided will. We do not believe that we can save ourselves. Rather we believe that what God promised in His covenant to Ibrahim—our salvation with Ibrahim—He is bringing to pass.

172 Cow. 2:196

کل دنیا میں
حج کے ساتھ ساتھ

ایک پر مسرت یاد آوری کی ضیافت منائی جاتی ہے
خدا نے حضرت ابراہیم پر جو ترس کھایا اسکو یاد کیا جاتا ہے
ایک "پر جوش یادگاری"
اس ضیافت کی وجہ ہے۔
صرف منا (مکہ کے نزدیک ایک جگہ) میں ہی نہیں
کل دنیا میں مشترکہ طور پر
تمام ایماندار جو جہاں کہیں بھی ہیں
اس ضیافت میں شامل ہو کر روح میں زائرین جاتے ہیں۔
ان کا مقصد صرف یاد آوری ہی نہیں ہوتا
بلکہ ایک عبادت گذار امت کی حیثیت سے
ایک مشترکہ شناخت حاصل کرنا بھی ہوتا ہے۔

زائر جو قربانی کے لئے بکرے
یا دوسرے جانور پیش کرتے ہیں
انہوں نے یقیناً یہ کہاوت پڑھ رکھی ہے
"خدا تک نہ انکا گوشت
پہنچتا ہے اور نہ خون۔" (۱۷۳)

ہم انجیل کی کتاب میں پڑھتے ہیں (نیا عہد نامہ)
"کیونکہ ممکن نہیں کہ بیلوں اور بکروں
کا خون گناہوں کو دور کرے۔" (۱۷۴)
اور وہ صرف کلام اللہ یعنی عیسیٰ
کے گناہ سے مخلصی دلانے والے
خون سے راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں،
تاکہ ہم "غضب الٰہی سے
ضرور بچیں۔" (۱۷۵)
وہ جو ایک جانور کے خون کو
کلام اللہ کے خون پر ترجیح دیتا ہے

وہ خدا کا سچا اطاعت گذار نہیں ہے،
کیونکہ "المسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو
ازلی روح کے وسیلہ سے
خدا کے سامنے بے عیب (وہ راستباز تھا) قربان کر دیا
تمہارے دلوں کو مُردہ کاموں
(خود ساختہ راستبازی کا دین) سے کیوں نہ پاک کریگا
تاکہ زندہ خدا کی عبادت کریں؟" (۱۷۶)

(۱۷۳) سورۃ الحج ۲۲:۳۷
(۱۷۴) عبرانیوں ۱۰:۴
(۱۷۵) رومیوں ۵:۹
(۱۷۶) عبرانیوں ۹:۱۴

All over the world,
a joyful feast of recollection is held
simultaneously at the time of the *hajj* (pilgrimage).
To remember Allah's mercy to Ibrahim
with a "more lively remembrance"
is the intention of the feast.
Not only in Mina (near Mecca),
but universally and corporately,
all the believers are to become pilgrims in spirit
by joining in the meal wherever they are.
Their purpose is to achieve not merely a remembrance
but a corporate identity
as a worshipping community (*ummah*).

The pilgrims who offer the sacrificial sheep
or other animal have read this saying:
"It is not their meat
nor their blood that reaches Allah." [173].

We read in the Kitab of the *Injil* (the New Testament)
that "it is not possible that the blood of bulls and goats
should take away sins," [174]
and that it is only by being made just
by the sin-atoning blood of the Word of Allah Isa
that we can "be saved
from wrath through him." [175]
Whoever would prefer the blood of an animal
to the blood of the Word of Allah Himself
is no true submitter to Allah,
for "how much more shall the blood of il-Masih,
who through the eternal Spirit offered himself
without spot (he was sinless) to God,
purge your conscience
from dead works (self-righteousness religion)
to serve the living God?" [176]

---

173 Pilgrimage 22:37
174 Hebrews 10:4
175 Romans 5:9
176 Hebrews 9:14

عہد کی شراکتی ضیافت شیطان پر فتح کا جشن ہے

عیدالاضحیٰ کی ضیافت کا علامتی تعلق،
شیطان پر ایک کامل فتح سے ہے، جو
شیطان کو کنکر مار کر گناہ کو سوچ، کلام اور
عمل میں رد کرنے کی طرف اشارہ ہے،

کیا آپکو یاد ہے کہ خدا نے بھی
اسی فتح کو ایک پتھر پھینکنے والے
جو انسان چرواہے میں علامت بنایا ہے؟

کیا آپکو یاد ہے جب خدا نے
شیطان کے جنگجو جاتی جولیتؔ پر
ایک کمسن جنگجو داؤدؔ کے ذریعے
فتح حاصل کی۔

یہ پانچ پتھروں کے ذریعہ ہونا تھا
اور پہلا ہی پتھر جو پھینکا گیا اس نے کام کر دکھایا۔
داؤدؔ نے یاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح
ایک اور جنگجو یعنی فرعون کو بحر قلزم میں ختم کیا،
اور داؤدؔ نے یاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لوگوں کو
کس طرح غلامی سے آزادی اور زندگی
کی طرف ہجرت کا حکم دیا۔

جنکو اللہ تعالیٰ نے فرعون سے آزادی دلائی
انکو کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی اس فتح کا جشن
قربانی کی یاد آوری کی ضیافت کی صورت میں، سفر کے لئے تیار
کھڑے ہوئے جلدی جلدی کھانا کھاتے ہوئے
زائرین کی طرح منایا جائے۔

جیسا کہ قرانِ پاک میں کہا گیا ہے
"اور ماضی میں ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو
نجات اور ایک روشنی
اور ایک یاد عطا کی"(۱۷۷)

دنیا بھر میں
حضرت موسیٰؑ کی ہجرت کی قربانی کی ضیافت
سال کے ایک ہی وقت منائی جاتی تھی
چاہے ایماندار داؤدؔ کے شہر کی زیارت کریں
یا نہ کریں۔
وہ ایک شراکتی کھانا تھا
جو کہ القدس میں اللہ کے گھر میں بھی منایا جاتا تھا

(۱۷۷) سورۃ الانبیا ۲۱ : ۴۸

COVENANT COMMUNION MEAL CELEBRATES VICTORY OVER SATAN

This occasion of Id ul-Adha is symbolically connected
to a perfect victory over Satan
by a stone-throwing ceremony
that points to the rejection of evil
in thought, word, and deed.
Do you remember when God
symbolized this same victory
by means of a stone-throwing shepherd boy?
Do you remember when God
got victory over Satan's warrior Goliath (*Jalut*)
through the boy warrior David (*Dawud*)?
It was through five stones,
and the first one thrown hit its mark.
David remembered how Allah had slain
another warrior, Pharoah (*Fir'aun*), at the Red Sea,
and David recalled how Allah then commanded
his people to make a *hajj* (pilgrimage)
from slavery to freedom and life.
Those Allah liberated from Pharaoh
were ordered to celebrate
Allah's victory standing up like pilgrims
eating in haste a sacrificial meal of remembrance.

It says in the Qur'an,
"In the past We granted
to Moses and Aaron
the Salvation and a Light
and a Remembrance (*dhikr*)." [177]
All over the world
Moses' sacrificial feast of pilgrimage
was celebrated at the same time of year,
whether the believers could make the Hajj
to the city of David or not.
It was a communion meal,
and was celebrated at the House of Allah in *al-Quds*

---

177 The Prophets 21:48

اور میز کے گرد گھروں میں بھی۔
وہ ایک شراکتی کھانا تھا،
کیونکہ وہ خدا کے ساتھ اور
ایمان میں سچے بھائیوں کے ساتھ
رفاقت پر زور دیتا تھا۔
اللہ تعالیٰ کے گھر میں منانے کا مقصد
یہ تھا کہ عہد کی اہمیت پر زور دیا جا سکے،
اور اس عہد کے وفادار خدا کو وہ لوگ یاد کریں
جو اس ضیافت میں شامل ہوتے ہیں۔

شامل ہو کر حضرت موسیٰ کے غلامی سے آزادی
کی طرف حج میں شریک ہوتے ہیں۔

حج کے وقت
ایک خاص ضیافت کے دن
عید الاضحیٰ کی ضیافت آج بھی منائی جاتی ہے
اور وہ جو حج کرتے ہیں
اور وہ جو حج نہیں کرتے
بیک وقت اسے مناتے ہیں۔
یہ ایک ہمہ گیر شراکت ہے
جو خدا کے ہمہ گیر عہد کی وفاداری کی علامت ہے۔

ہم شیطان کو کیسے کنکر مارتے ہیں

ہم جو نئی تخلیق کے مسلمان ہیں
اور داؤد کے ساتھ ملتے ہیں اور شیطان کو پتھر مارتے ہیں
تاہم جو پتھر ہم مارتے ہیں وہ روحانی پتھر ہے
ٹھوکر کھلانے والا پتھر،
وہ پتھر، داؤد جس کا پیش خیمہ ہے،
خدا کا آنیوالا جنگجو کلام عیسیٰ ہے۔

جن کے پاس نئی تخلیق کی آنکھیں ہیں
وہ اس پتھر کو روٹی کے ایک ٹکڑے کی طرح دیکھتا ہے
جسے ہم اللہ تعالیٰ کے کلام کے مجسم ہونے کی یادگاری میں توڑتے ہیں
یہ وہی پتھر ہے جو انسانوں کے لئے ازلی ندامت کی ٹھوکر کا باعث بنتا ہے
یہ وہی پتھر ہے جسے خدا نے زمین پر
شیطان کو شکست دینے اور ہمیں
ہمارے گناہوں سے مخلصی دلانے کے لئے پھینکا
ہم جو نئی تخلیق کے مسلمان ہیں
قربانی کی ضیافت جو ہمیں شراکت میں داخل کرتی ہے،

and also in homes around the family table.
It was a communion meal,
because it emphasized the fellowship
with God and with the family
of true brothers in the faith.
The reason it was celebrated at the House of Allah
was to emphasize its significance for the covenant,
and the covenant-loyal God who was remembered
by those who partook of the meal.

At the time of the Hajj
on a special feast day,
the Id ul-Adha feast is celebrated today,
and those who do make the pilgrimage
celebrate it at the same time
as those who do not.
This universal communion
symbolizes the universal covenant loyalty of Allah.

HOW WE THROW A STONE AT *SHAITAN* (SATAN)

We who are new creation Muslims
join Da'ud in throwing a stone at Satan.
However, the stone we throw is a *spiritual* stone,
the Stone of Stumbling,
the Stone of the soon-coming Warrior Word Isa
whom David foreshadowed.

Those with new creation eyes can see this Stone
in the stone-sized piece of *khubis* (bread)
which we break off in remembrance
of the Word of Allah made flesh.
He is the Stone men stumble over to their eternal shame.
He is the Stone that Allah threw down to earth
to defeat the Devil
and to make atonement (*takfeer*) for our sins.
We who are new creation Muslims
join *Musa* (Moses) on his Hajj from slavery,
by partaking together of this sacrificial meal
that brings us into communion,

یہ وہ شراکت ہے جو ایمانداروں کے ساتھ رفاقت کی یکتائی کو ظاہر کرتی ہے (۱۷۸)
اور یہ عیسوی عیدالاضحیٰ ہے

انجیل فرماتی ہے کہ ہم: "زمین پر پردیسی
اور مسافر ہیں۔" (۱۷۹)
اسکا مطلب ہے کہ ہم دنیا میں تو ہیں
لیکن دنیا کے نہیں
کیونکہ ہماری زندہ رہنے کی طاقت
اللہ کی ابدی روح سے آتی ہے۔
اسکے الہامی الفاظ ہمیں واضح طور سے بتاتے ہیں
"اے پیارو میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ
تم اپنے آپ کو پردیسی اور مسافر جان کر
جسمانی خواہشوں سے پرہیز کرو
جو روح سے لڑائی رکھتی ہیں۔" (۱۸۰)
ہم نئی تخلیق کے مسلمان
صرف قربانی کی ضیافت میں ہی شامل نہیں ہوتے
بلکہ ہم اپنے جسموں کو ایک زندہ قربانی
گذراننے کے لئے نذر کرتے ہیں۔ (۱۸۱)

عیدالاضحیٰ اور موسیٰ

"یاد رکھیں کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب اور
نجات عنایت کی۔" (۱۸۲)
توریت کہتی ہے:
"اور موسیٰ نے خداوند کی سب باتیں لکھ لیں

اور صبح سویرے اٹھکر
پہاڑ کے نیچے ایک قربانگاہ اور بنی اسرائیل
کے بارہ قبیلوں کے حساب سے بارہ ستون بنائے
اور اسنے بنی اسرائیل کے جوانوں کو بھیجا
جنہوں نے سوختنی قربانیاں چڑھائیں
اور بیلوں کو ذبح کر کے سلامتی کے ذبیحے
خداوند کے لئے گذرانے
اور موسیٰ نے آدھا خون لیکر باسنوں میں رکھا
اور آدھا قربانگاہ پر چھڑک دیا۔

(۱۷۸) وحدۃ جامع المومنین
(۱۷۹) عبرانیوں ۱۱: ۱۳
(۱۸۰) ۱۔ پطرس ۲: ۱۱
(۱۸۱) رومیوں ۱۲: ۱
(۱۸۲) عربی لفظ جو قران کے حصے میں دیا گیا ہے وہ ہے "فرقان" یعنی صحیح اور غلط میں امتیاز۔ سورۃ البقرہ ۲: ۵۳

into the oneness of the fellowship of the believers: 178
it is the Id ul-Adha Isawiya.

The *Injil* says that we are "strangers
and pilgrims on the earth." 179
This means we are *in* the world
but we are not *of* the world,
for our power to live comes from the Eternal Spirit of Allah.
His inspired words tell us plainly
how we should oppose Satan:
"Dearly beloved, I beseech you as strangers and pilgrims,
abstain from fleshly lusts,
which war against the soul." 180
We new creation Muslims do not simply partake of a sacrificial meal;
we submit our bodies as a living sacrifice. 181

THE ID UL ADHA AND MUSA (*MOSES*)

"And remember we gave Moses the Scripture
and the Salvation." 182
In the Taurat it says,
"And Moses wrote all the words of the Lord,
and rose up early in the morning,
and built an altar under the mountain,
and twelve pillars,
according to the twelve tribes of Israel.
And he sent young men of the children of Israel,
which offered burnt offerings,
and sacrificed peace offerings of oxen unto the Lord.
And Moses took half of the blood,
and put it in basins;
and half of the blood he sprinkled on the altar.

---

178 *wahda jamia al-muminin*

179 Hebrews 11:13

180 I Peter 2:11

181 Romans 12:1

182 The Arabic word in this portion of the Qur'an is *furqan* or criterion, that is, between right and wrong. See Cow. 2:53

پھر اس نے عہد نامہ لیا
اور لوگوں کو پڑھکر سنایا
انہوں نے کہا کہ جو کچھ خداوند نے فرمایا ہے
اس سب کو ہم کرینگے اور تابع رہیں گے۔
تب موسیٰ نے خون لیکر لوگوں پر چھڑکا
اور کہا 'دیکھو یہ اس عہد کا خون ہے جو
خداوند نے ان سب باتوں کے بارہ میں
تمہارے ساتھ باندھا ہے۔'
تب موسیٰ اور ہارون اور ندب اور ابیہو
اور بنی اسرائیل کے ستر بزرگ اوپر گئے
اور انہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا
اور اسکے پاؤں کے نیچے نیلم کے پتھر کا چبوترا تھا
جو آسمان کی مانند شفاف تھا۔
اور اس نے بنی اسرائیل کے شرفا پر
اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔
سو انہوں نے خدا کو دیکھا (انہوں نے سکینہ کا تجربہ حاصل کیا
اور خدا کو تصوف میں دیکھا)
اور کھایا اور پیا۔" (خروج ۲۴:۳-۱۱)
عہد کی کتاب سے متعلق

خون کا استعمال
اس بات کی پیشبینی تھی
کہ عیسیٰ المسیح کو یعنی کلام کو مجسم ہونا اور
قربانی کا خون گذراننا تھا۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ خدا کے قہر کو خون سے ہی روکا جاسکتا ہے؟

جو خون کی قربانی حضرت موسیٰ نے دی
وہ خدا کے قہر کو روکنے کے لئے بھی تھی
کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے راستباز قہر میں گنہگار کو
ایسی سزا دیتا ہے جو اسکے گناہوں کے مطابق ہو
اس لئے اسکی روک تھام اہم ترین ہے
خدا گنہگاروں سے غصہ کرنے میں حق بجانب ہے
اور اسکے قہر کو ہٹانے کے لئے
قابلِ قبول نذر کے پس پردہ
موسیٰ کی قربانی کا خون ہی کار پرداز تھا۔ (۱۸۳)

(۱۸۳) رومیوں ۳:۲۱؛ ۱یوحنا ۲:۲؛ زبور ۷:۱۱؛ متی ۱۴:۱۸؛ ناحوم ۱:۳

And he took the book of the covenant,
and read in the audience of the people:
and they said, 'All that the Lord hath said
will we do, and be obedient.'
And *Moses took the blood and sprinkled it on the people*,
and said, 'Behold *the blood of the covenant*
which the Lord hath made with you concerning all these words.'
Then went up Moses, and Aaron, Nadab, and Abihu,
and seventy of the elders of Israel:
And *they saw the God of Israel:*
and there was under His feet
as it were a pavement of sapphire stone,
as clear as heaven.
And upon the sheikhs of the children of Israel
He laid not his hand (in vengeance):
also they saw God (that is, they experienced the *sakinah*
and mystically beheld a vision of Allah)
and *they did eat and drink.*" (Exodus 24:4-11)

The manipulation of the blood
in relation to the book of the covenant
was predictive of the Word who would take on flesh
and sacrificial blood as Isa al-Masih,
the Word of Allah.

DO YOU UNDERSTAND THAT THERE MUST BE A BLOOD APPEASEMENT OF GOD'S ANGER?

The blood Moses (*Musa*) sacrificed was also to appease God's anger.
Appeasement is crucial because of the right of God (*haqq Allah*)
in his righteous fury
to inflict on a culprit
the fearful penalty his sins deserve.
God is rightfully furious with the wicked everyday,
and the removal of this wrath by a rightfully acceptable gift
is the meaning behind the blood sacrifice of Moses. [183]

---

183 see Romans 3:21ff., I John 2:2; Psalm 7:11; Numbers 14:18; Nahum 1:3

حضرت موسیٰ پر یہ ظاہر ہُوا کہ گنہگار پر خدا کے قہر کی سزا
سے درست طور سے بچا جا سکتا ہے اور اسکا طریقہ یہ ہے
کہ ایک جانور کی قربانی دی جائے
جو توبہ کئے ہُوئے گنہگار کی جگہ لے لے
اللہ اپنے رحم میں اس تبادلے کی اجازت دیتا ہے
تاکہ معافی اس طریقے سے نہ دی جائے جیسے
انصاف کو مضحکہ میں اڑایا جا رہا ہو۔
خدا کبھی بھی گنہگاروں کی سزا کو
قابلِ قبول قربانی کے بغیر نہ بخشے گا
تاکہ انصاف کی بنا پر سزا کو پورا کیا جا سکے

اور بدی کے کرب کو صحیح صحیح برداشت کیا جائے
جب تک گنہگار کو یہ معلوم ہے کہ وہ
قصوروار ہے اور سزا کے لائق ہے
اور اسکو اس بات کا علم ہے
ایک قابلِ قبول عوضی قربانی کے جانور کے سزا اٹھانے کے بغیر
انصاف کا تقاضہ پورا نہیں ہوا ہے
وہ خدا کا اطمینان حاصل نہیں کر سکتا
کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رفاقت
کے لئے وہ پاک نہیں ہُوا۔
بے انصافی کے خلاف خدا کے قہر کی روک تھام ضروری ہے
اور خدا کے انصاف کو ہم حقیر نہ جانیں،
سچے ستائے گئے کو سچی موت کا تجربہ حاصل کرنا ہوگا،(۱۸۴)
اور ایمان میں توبہ کی سچی پشیمانی ہی
گنہگار کی رہنمائی کرے
تاکہ پیش بہا اور موت سے متعلق گناہوں کو روکا جا سکے
اسی بنیاد پر صحیح معافی حاصل ہو سکتی ہے۔
یہی خدا کے ساتھ سچی رفاقت اور اسکے ساتھ تمام
مراعات حاصل کرنے کی بنیاد بن سکتی ہیں،
یعنی عہد کی میز پر اسکے ہمراہ کھانا اور پینا۔

عیدالاضحیٰ اور عیسیٰ

صلیب دینا اسلامی شرع کی سزاؤں
میں سے ایک ہے۔
سورۃ مائدہ میں، ۵ : ۳۳،
میں ہم پڑھتے ہیں کہ صلیب دینا نشاندہی کرتی ہے
"آخرت میں......بڑے بھاری عذاب" کی۔
توریت میں

(۱۸۴) ان پر افسوس جو یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ نے موت گوارہ نہیں کی۔ اس سے بڑا جھوٹا اور کون ہو سکتا ہے جو یہ کہے کہ یسوعؑ نے خون نہیں بہایا کہ گنہگاروں کے لئے خدا کے قہر کو ٹھنڈا کر سکے؟ ۱۔یوحنا ۲ : ۲۲؛ ۵ : ۶، ۱۰

It was revealed to Moses
that God's furious penalty against the guilty culprit
is justly averted
only by sacrificing a victim
who stands in to take the place of the repentant sinner.
Allah mercifully allows this substitution
so that forgiveness will not be offered
in such a way as to make a mockery of justice.
Allah will allow no one's sins to go unpunished
without an acceptable sacrifice
to carry out the required sentence of justice
and to duly bear the pain of evil.
As long as the culprit knows he is guilty and culpable
and as long as he knows no justice has been exacted
by the punishment of an acceptable sacrificial victim,
then he has no peace with God because
he knows he cannot be purified for fellowship with Allah.
The angry wrath of Allah against injustice *must* be appeased,
and the justice of Allah must not be slighted.
A real victim must experience real death, 184
and the real repentant contrition of faith
must lead the sinner
to stop committing such costly and death-dealing sins.
Only on this basis is there real forgiveness.
This alone is the basis for fellowship with Allah
including the privilege
of eating and drinking at his covenant table.

THE ID UL-ADHA AND ISA

Crucifixion is listed as one of the kinds
of punishment in the muslim law (*Sharia*).
In The Table Spread, 5:33,
we read that crucifixion indicates
"a heavy punishment in the Hereafter."
In the *Taurat*

---

184 Woe to those who say that Isa did not die. Who is a bigger liar than the one who says that Jesus did not shed his blood to appease the wrath of God against sinners?

حضرت موسیٰ فرماتے ہیں، 'جو کوئی بھی درخت سے
لٹکایا جائے اس پر خدا کی لعنت ہے۔' (۱۸۵)
صلیب دینا نشاندہی کرتا ہے
خدا کے جہنم میں ترک کرنے کو۔

عیسیٰ یعنی کلام اللہ جانتا تھا
کہ اسے خدا کی طرف سے حکم ملا ہے
کہ وہ دنیا کے گناہوں کو اٹھالے جائے
وہ اس بات کو بھی جانتا تھا کہ خون اور گوشت میں
کامل کلام اللہ کی حیثیت میں وہ دنیا کے گناہوں کے دکھ کا
اور جہنمی لعنت کا پورے طور پر تجربہ کر سکتا تھا
اور صرف وہی ہی ان کو قابلِ قبول طریقے سے اٹھالے جا سکتا تھا
تحریری کلام نے گناہوں کی موت کا حکم دے رکھا ہے، 'کیونکہ
جسم کی جان خون میں ہے... جان رکھنے ہی کے سبب سے خون
کفارہ دیتا ہے:' (۱۸۶)
اور صرف خدا کا زندہ کلام اسکا دکھ اٹھانے والا خادم
ہی موت کو اٹھالے جا سکتا ہے۔
'وہ اپنا کلام نازل فرما کر ان کو شفا دیتا ہے... ہماری ہی سلامتی کے لئے اس پر
سیاست ہوئی تا کہ اسکے مار کھانے سے ہی ہم شفا پائیں۔'
لہذا زندہ کلام نے ہمارے امام کی حیثیت سے
تحریری کلام کی تابعداری کی اور اپنی عجیب منزل، جو اسکے
لئے مقرر تھی، پر پہنچا۔

حضرت عیسیٰ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو پاک ہے
اور گنہگار انسانوں کے درمیان جو پاک نہیں
ہیں، دشمنی موجود ہے
اور صرف کلام اللہ اپنے قیمتی خون سے ہی
الٰہی انصاف اور بدی کے خلاف اسکے قہر کو
ٹالنے کی ضمانت ہو سکتا ہے اور یہی ضمانت
پروقار طریقے سے اللہ تعالیٰ کے رویہ کو
ہمارے حق میں بدل سکتی ہے۔

(۱۸۵) استثنا ۲۱: ۲۳
(۱۸۶) احبار ۱۷: ۱۱
(۱۸۷) زبور ۱۰۷: ۲۰؛ یسعیاہ ۵۳: ۵

Moses says that "anyone who is hanged on a tree
is accursed by God."[185]
Hellish abandonment by God, then,
is what crucifixion signifies.

Isa the Word of Allah knew
that he had been commanded by Allah
to take away the sins of the world.
Isa knew that only he himself
as the perfect Word of Allah in flesh and blood
could fully experience the pain of the world's sin
and its hellish curse
and only he could acceptably take it away.
The written Word had commanded death for sins:
"it is the blood
that makes atonement for the soul;"[186]
and only the living Word, Allah's suffering Servant,
could take death away:
"God sent his Word and healed them...
the punishment that brought us peace was upon him,
and by his whip marks we are healed."[187]
Thus the living Word as our *Imam*
obeyed the written Word
and the unique destiny
there ordained for him.

Isa knew that there is hostility between Allah,
who is holy,
and sinful men who are not,
and that only the Word of Allah himself
could provide by his infinitely precious blood
the appeasement of the divine justice
and outrage against evil,
the appeasement that could honorably turn Allah
to a favorable attitude toward us.

185 Deuteronomy 21:23
186 Leviticus 17:11
187 Psalm 107:20;Isaiah 53:5

عیسیٰؑ کی گھر میں قائم مسجد
کفارہ کی شام کے جمعہ کے دن

عیسیٰؑ سے دغا کرنے اور پکڑوائے جانے کی رات
وہ القدس کے ایک کمرہ میں اپنے شاگردوں سے ملا
اس نے اپنے شاگردوں کے پاؤں
دھونے کی رسم ادا کی ہی تھی۔
وہ سب ننگے پاؤں
زمین پر بیٹھ گئے
کمرے میں کوئی بت موجود نہیں تھے
اور اس حیثیت سے یہ کمرہ مسجد کے مشابہ تھا۔

حضرت عیسیٰؑ ایک امام، صوفی، ولی، یا پیر
اور مذہبی رہنما کی طرح
اپنے حلقہ کے خاص چنیدہ آدمیوں سے
مسجد میں بات چیت کر رہے تھے۔(۱۸۸)
اس رات حضرت عیسیٰؑ اپنے آپ کو سچے اطاعت گذار
کی حیثیت سے ثابت کریں گے،
جنہوں نے کہا، "میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔"
کونسے کسی دوسرے آدمی کے لئے
کبھی بھی ایسا کہا گیا ہو کہ وہ کلام اللہ ہے؟
اللہ کے سامنے اسکے کلام کے علاوہ
اور کون زیادہ جھک سکتا ہے؟
جو اپنے کلام میں ہی اکڑا ہو
وہ ہی اسکے سامنے جھک نہ سکیگا

اور کوئی قابلِ تعظیم انسان اللہ تعالیٰ کے لئے
ایسا نہیں کہہ سکتا
اللہ تعالیٰ کے کلام کا نام یسوعؑ (عیسیٰؑ) ہے،
اور آدمیوں میں کوئی اور نام نہیں دیا گیا
جس سے ہم بچائے جائیں۔
کوئی آدمی جو خدا کا کلام نہیں ہے
اپنے آپ کو خدا کے یکتا اور
واحد کلام سے افضل نہیں ٹھہرا سکتا۔

اسکے شاگردوں نے اللہ تعالیٰ کے
الہامی اطمینان یعنی سکینہ کو محسوس کیا
جب انہوں نے اسکی گہری کھب جانیوالی
آنکھوں میں جھانکا۔
یہ بات کہ یسوعؑ خدا کا کلام ہے
یہوواہ پر اجاگر نہیں ہوئی تھی،
وہ اندھی سرکشی میں حضرت عیسیٰؑ کو ایک عام انسان سمجھا

(۱۸۸) ایک استاد کے شاگردوں کے گروہ کو حلقہ کہا جاتا ہے

THE HOUSE MASJID OF ISA ON THE EVE OF THE FRIDAY OF ATONEMENT

On the night of Isa's betrayal and arrest
he met with his disciples in a room in al-Quds.
He had just given a washing (*wudu*)
to every one of his disciples' feet.
And they sat on the floor
with their shoes off.
There were no images in the room
and in that respect it looked very much like a mosque.

Isa himself seemed like an Imam speaking
to the key men of the mosque
or like a Sufi *Wali* (or *pir*) or religious leader with his *halaqah*.[188]

That night Isa would prove himself
to be the ultimately submitted One,
who said, "Not my will but thine be done."
Of what other man was it ever said
that he was the Word of Allah?
And who is more submitted to Allah
than his own Word?
Only a stutterer has speech unsubmitted to himself,
and no reverent person would imply that of Allah.
The name of the Word of Allah is Isa
and there is no other name given among men
whereby we must be saved.

No man who is not *the* Word of God
can place himself above Allah's unique and only Word.

His disciples sensed the God-inspired peace (the *sakinah*)
as they looked into his dark piercing eyes.
That Isa was the Word of Allah incognito
was not unveiled to Judas,
who in his blind rebellion
mistook Isa for an ordinary mortal.

---

[188] A *halaqah* is a "circle" of students or disciples of a given teacher or "master."

لیکن یہ مہک انکے رسول یحییٰ اور
دوسرے رسولوں نے محسوس کرلی تھی۔
آج بہت سے یہوداہ کی طرح اندھے ہیں
اور بہت سے نام نہاد ایماندار بھی یہ سمجھنے سے قاصر ہیں
کہ خدا کی عدالت عیسیٰؑ کی عیدالاضحیٰ کے
روٹی توڑنے اور پیالہ بھرنے کے بھیس میں
نظر آتی ہے۔
یہ ریاکار اپنے اوپر سزا کو کھاتے اور پیتے ہیں
کیونکہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرنے
اور اس عادل، جس نے ہماری عدالت اپنے اوپر لے لی،
اور روٹی توڑنے اور پیالہ اٹھانے میں نظر آتا ہے۔
کے سامنے جھکنے سے انکار کرتے ہیں

عیدالاضحیٰ اور ساؤلؑ یعنی پولوسؑ رسول

ہم حضرت عیسیٰؑ کے ایک شاگرد
کی زیارت کے بارہ میں پڑھتے ہیں
اس کا نام ساؤلؑ تھا
جو اسے ساؤلؑ بادشاہ کے نام پر دیا گیا تھا
کیونکہ وہ اسی قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا۔
وہ عظیم یہودی ملا تھا
ایک بہت قابل آدمی جو اپنے مذہبی
علم میں بہت سرگرم تھا
کہ وہ ہر اس شخص کو ستاتا تھا
جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت
حضرت عیسیٰؑ کی پیروی میں کرتا تھا
تاہم شامؑ میں دمشقؑ کی راہ پر ترکی کے اس ملا کو
جی اٹھنے والے اللہ کے کلام یعنی عیسیٰؑ المسیح نے اندھا کردیا
پھر ساؤلؑ نے اپنی مذہبی زیارتوں کا سلسلہ شروع کیا
اور جب پولوسؑ رسول پوری دنیا میں سفر کررہا تھا
ہر زیارت کے بعد وہ القدسؑ جاتا تھا۔
یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ خوشخبری کی بنیاد
مذہبی علم، رسومات کا بوجھ یا اچھے اعمال نہیں ہیں
بلکہ صرف کلام اللہ یعنی عیسیٰؑ کی معرفت خدا کا فضل ہے۔
خدا نے ہی اس شخص ساؤلؑ کو اٹھا کھڑا کیا
اور وہ اپنی خدمت میں نہایت کامیاب ہوا
وہ بچائے جانے کے لائق نہیں تھا
وہ تو موت کے لائق تھا۔

But this aura was sensed
by the Apostle *Yahya* (John) and the rest.

Many today are blind like Judas.
And even many so-called believers
are too blind to discern the Word of Judgment incognito
in the broken bread and the outpoured cup
of the Id ul-Adha of Isa.
These hypocrites eat and drink judgment upon themselves
because they refuse to repent of their sins
and submit to the Judge who took our judgment
signified by the broken bread and the uplifted cup.

THE ID UL-ADHA AND *TALUT* (SAUL) KNOWN AS THE APOSTLE PAUL

We read of a pilgrimage
performed by one of the disciples of Isa.
His name was *Talut* or Saul
because he had been named after King Saul
and was from the same tribe.
Saul was a great Jewish mullah,
a great learned man so zealous in his religious knowledge
that he persecuted all those who said that they
were submitting to Allah through Isa.
However, on the road to Damascus in Syria
this mullah from Turkey was struck blind
by the risen Word of Allah Himself, Isa the Messiah.
It was then that Saul began a series of religious pilgrimages
that each led him inevitably back to al-Quds
as he travelled the world as the Apostle Paul.
To show that the Good News is not based on
religious knowledge
or on the burdens of ritual or men's good deeds
but on the grace of God through Isa His Word alone,
God raised this man Saul up
and prospered his ministry the most.
He had been a persecutor of the righteous.
He did not deserve to be saved.
He deserved to die.
He did not deserve a mullah's honorific position.
He deserved no place of honor in the Lord's house.

وہ اس لائق نہیں تھا کہ اس کو اس سلائی تکریمی حیثیت دی جائے
وہ خدا کے گھر میں کسی بھی پر تعظیم جگہ کے لائق نہ تھا
پھر بھی خدا نے اس کی خدمت کو بلند کیا
کیونکہ خدا مہربان اور رحیم ہے
اور اسکے گھر میں متکبر فریسیوں کی سی
ذہنیت رکھنے والے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔
جو یہ سوچتے ہوں کہ اپنے مذہبی پیشے اور شخصی راستبازی
سے وہ خدا کو اپنا قرضدار کر لیتے ہیں۔

ساؤل جو پولوس کے نام سے بھی جانا جاتا ہے
اس نے تمام رسولوں سے افضل زیارت انجام دی۔
اس نے یورپ سے القدس تک سفر کیا
جو اپنی محبت بھری شناخت ظاہر کرنے کے لئے
زکواۃ اور صدقات اپنے ساتھ لے کر چلتا تھا
پولوس مذہبی رسومات میں شریک ہونے کے لئے
تیار رہتا تھا تاکہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ وہ تمام روایتوں
کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا اطاعت گذار تھا
چاہے یہ ثابت کرنے میں اسکو جان بھی دینی پڑے
یہ ثابت کرنا اسکے لئے کیوں ضروری تھا؟
کیونکہ وہ جانتا تھا کہ روایتیں اسکے نزدیک کوئی مسئلہ نہیں تھا
--جو بات اہم تھی وہ یہ کہ نئی تخلیق بننا ضروری ہے۔
پولوس اسمٰعیل کے بیٹوں کی طرح بھی بننے کے لئے تیار تھا
تاکہ سمٰعیل کے بیٹوں کو جیت سکے۔
وہ کوئی بھی قربانی دینے کیلئے تیار تھا
---چاہے اسکی کامل گواہی پر شہادت کی چھاپ ہی کیوں نہ لگ جائے--
اگر وہ نجات یعنی یسوعؑ کے کلام کو دنیا کے گمراہ لوگوں تک لائے
اور انکی صحیح راستے پر رہنمائی ہو جائے۔

پولوس ایک رسول تھا
اور وہ ابدی روح کی آنکھوں سے دیکھ سکتا تھا
کہ فوجی تباہکاری آنیوالی ہے
اور مخالفِ مسیح (الدجال) گمراہ کریگا
اور بہت سے جو غلط کلام کو سنتے ہیں
وہ انہیں تباہ کریگا۔
اسلئے پولوس نے ہر جگہ لوگوں کو توبہ کرنے
موت کا غسل لینے (رومیوں ٦باب)، دعا کرنے، زکواۃ دینے
اور حضرت عیسیٰؑ کی عیدالاضحیٰ منانے کی تلقین کی، یعنی
ان کے ساتھ " جو خدا کو سچے دل سے پکارتے ہیں "
کیونکہ پولوس یسعیاہ نبی (٦١ : ٦) میں پڑھ چکا تھا

Yet God exalted his ministry the most
because God is gracious and kind
and there is no place in his house
for the mentality of the proud Pharisee
who thinks he can put God into his debt
by his religious profession or his own righteousness.

Saul, also named Paul,
made the greatest pilgrimage of all the apostles.
Paul journeyed from Europe to *al-Quds*
carrying alms (*zakat*) and/or *sadaqa* (free will offerings)
as an act of loving identification.
Paul was willing to participate
in the rituals of his former faith
in order to prove,
even if the proof cost him his life,
that he was a true-to-his-traditions submitter to Allah.
Why was this proof so important to Paul?
Because he knew that traditions were not the issue
—what mattered was becoming a new creation.
Paul was willing to become like the sons of Ishmael
to win the sons of Ishmael
and he was willing to become like the sons of Israel
to win the sons of Israel.
Paul was willing to make any sacrifice
—even seal his inerrant testimony with martyrdom—
if it would bring the Word of Salvation Isa
to the lost peoples of the world
and lead them to the straight path.

Paul was a prophet
and he could see with the eyes of the Eternal Spirit
that a military holocaust was coming
and that the False Messiah (*al-Dajjal*)
would deceive and destroy many
whose ears would be tickled by a false Gospel.
Therefore, Paul led people everywhere
to repent and take a death *ghusl* (Romans 6)
and pray and give alms
and celebrate the Id ul-Adha Isawiya
"with those who call on the Lord with a pure conscience."
For Paul had read in the prophet Isaiah (61:6)

کہ ایماندار 'خدا کے خادم' کی حیثیت سے روحوں
کی بیش قیمت فصل دیکھیں گے جو کہ قوموں
میں سے خدا کے ایماندار زائرین کی صورت نکلے گی۔

عید الاضحیٰ اور ابراہیم

'ایمان ہی کے سبب سے
ابراہیم جب بلایا گیا
تو حکم مان کر اس جگہ چلا گیا
جسے میراث میں لینے والا تھا
اگرچہ جانتا نہ تھا کہ وہ کہاں جاتا ہے
تو بھی روانہ ہو گیا' (۱۸۹)
اور جب ابراہیم کا امتحان لیا گیا
تو اس نے اپنا اکلوتا وارث پیش کر دیا
جیسے اللہ نے اپنا اکلوتا وارث
اپنا لازوال کلام

(جو دنیا کو ورثے میں لیگا اور اسکی عدالت کریگا)
دنیا کو پیش کر دیا۔
لیکن حضرت عیسیٰ کا امتحان کب لیا گیا؟
اس وقت جب اس نے
تابعداری میں دکھ اٹھایا
اور ابراہیم کے خدا کے برتنے
خود کو پیش کر دیا تاکہ ہمیں خدا کی بادشاہی کا
ایمان میں وارث بنا سکے۔

حضرت ابراہیم نے دنیا سے پیار نہ کیا،
اور نہ ہی ان چیزوں سے جو دنیا کی ہیں۔(۱۹۰)
لیکن اس شہر کی طرف دیکھا
جس کا بنانے والا خدا ہے
اور وہ عیسیٰ المسیح کا دن دیکھنے میں
شادمان ہوئے

(۱۸۹) عبرانیوں ۱۱:۸
(۱۹۰) ا۔یوحنا ۲:۱۵

how believers as "ministers of our God"
would see the riches of a harvest of souls
flow from the Nations to the faithful pilgrims of Allah.

THE ID UL-ADHA AND IBRAHIM

"By faith Ibrahim,
when he was called
to go out into a place
which he should after receive
for an inheritance,
obeyed;
and he went out, 189
not knowing whither he went."[1]

And when Ibrahim was tested,
he offered up his only heir,
just as Allah's only heir,
His everlasting Word
(who will inherit and judge the world)
was offered up by Allah.
But when was Isa tested?
When did this happen?
When Isa the Word of Allah
learned obedience through what he suffered
as Ibrahim's Lamb of God
who offered himself to make us heirs with him
of the Kingdom of Allah
by faith.

Ibrahim loved not the world, 190
neither the things that are in the world,
but he looked for a city
whose builder and maker was God,
and he rejoiced to see the day
of Isa al-Masih

---

189 Hebrews 11:8
190 I John 2:15

ان کا قبلہ کون تھا؟ (دعا کی سمت)
جس کی طرف حضرت ابراہیم کی امیدیں لگی ہوئی تھیں(۱۹۱)

کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا ہمارا ممتاز باپ ہے؟
یہی وجہ ہے کہ اس نے ایک انسان کو چنا
جسکا نام تھا ممتاز باپ (ابرام)
جس کے ساتھ ابدی عہد باندھا گیا۔
پھر خدا نے اسے ایک نیا نام دیا یعنی ابراہیم (قوموں کا باپ)
اس وعدے کے ساتھ کہ اسے یہی بنتا تھا۔

توریت کی پہلی کتاب کے سترھویں باب میں
خدا نے ابراہیم سے وعدہ کیا
کہ وہ ان کو بچائیگا جو اسکے ایمان میں شریک ہونگے

اور خدا نے ابراہیم کے ساتھ معاہدہ کیا
جسکا نشان اور مہر ختنہ رکھا گیا
جو اپنے آپ میں انسان کے دل کے ختنے کا نشان ہے
دل کی طہارت اور روح کی نئی تخلیق
یعنی نئی پیدائش۔

پیدائش ۱۸ : ۲ میں خدا
ابراہیم کو ملنے کو آتا ہے
تو ابراہیم پانی لینے کو دوڑتا ہے
عیسیٰ نے ابراہیم کی طرح
خدا کے ساتھ شراکتی کھانے سے پہلے
پانی کا استعمال کیا۔(۱۹۳)

حضرت ابراہیم کے ساتھ عہد کے شراکتی کھانے سے پہلے
حضرت عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کے ہاتھ دھونے کی رسم ادا کی
اور پھر بعد میں ان کے پاؤں دھوئے۔(یوحنا ۱۳ : ۵)
لہٰذا انہوں نے اپنے لوگوں کے ساتھ
خدا کے عہد کے نشان کو نجات کے بحر قلزم پر یاد رکھا۔
اور اللہ تعالیٰ کی مکمل طہارت میں تمام
شاگردوں نے پانی میں غوطہ لیا
اور اللہ تعالیٰ کے لئے نئی زندگی پا کر پانی سے نکلے۔

غور کریں کہ حضرت ابراہیم کے ساتھ
عہد کے شراکتی کھانے میں داخل ہونے سے
پہلے طہارت کی رسم کا عمل ہے

(۱۹۱) عبرانیوں ۱۱ : ۱۰؛ یوحنا ۸ : ۵۶ دیکھیں
(۱۹۲) پیدائش ۱۷ : ۵تا۸
(۱۹۳) پیدائش ۱۸ : ۴تا۸

who was the *qibla* (the direction of prayer)
toward which Ibrahim's hope was directed. [191]

Did you not know that Allah is our exalted Father?
This is why he chose a man
whose name was Exalted Father (Abram)
with whom to make his eternal covenant.
Then God gave him a new name, Ibrahim (Father of Nations),
promising him that is what he would become. [192]

In chapter 17 of the first book of the *Taurat*
God promised Ibrahim
that He would save those who shared his faith.
God made a contract with Ibrahim to that effect,
making the sign and seal of the contract circumcision,
which was itself a sign of the circumcision of the inner man,
the purification (*tahara*) of the heart and the spirit
which is regeneration, the new birth.

In Genesis 18:2, when God
makes a visit to Ibrahim,
Ibrahim hurries to get water.
Isa used water as Ibrahim did,
prior to a similar meal of communion with God. [193]

Isa led his disciples in ceremonially washing their hands
before the communion meal of the covenant of Ibrahim,
and then he washed their feet afterward (John 13:5).
Thus they remembered the covenant God sealed with his people
at the Red Sea of Salvation
and at the *sibghat Allah* total ablution
when each disciple went under the water
and was raised to newness of life in Allah.

Notice, then, that admission
to the communion meal of the Covenant of Ibrahim
involves a prior water ceremony,

---

191 see Hebrews 11:10; John 8:56

192 Genesis, 17:5-8

193 Genesis 18:4-8

جوبذاتِ خود ایک باطنی نشان ہے
جو دِل کو، خدا میں ایمان اور اسکے فضل میں،
گناہوں سے صاف کرنے کی علامت ہے۔

تمام لوگوں کے بلائے جانے میں کہ وہ آنیوالے کی تیاری کریں
(خدا کا برہ جو دنیا کے گناہوں کو اٹھالے جاتا ہے)
یحیٰ کا مطالبہ تھا کہ وہ مکمل طہارت میں شامل ہوں،
جو پہلے صرف ناپاک لوگوں کے لئے ایک شرط تھی
کیونکہ یحیٰ نے، اپنے سے پہلے آنیوالے رسولوں کی طرح
یہ اصرار کیا کہ تمام انسان
خدا کے سامنے ناپاک ہیں
خدا کے سوا کوئی بھی نیک نہیں
اور اسکا کلام جو ابتدا سے ہی خدا تھا
کیونکہ ابتدا میں کلام تھا
اور کلام خدا کے ساتھ تھا
اور کلام ہی خدا تھا
پھر کلام دنیا کے منظر پر ایک نیک انسان
حضرت عیسیٰؑ کی شکل میں آیا۔
اگر کوئی کہے کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا
تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور خدا کا اچھا کلام (عیسیٰؑ یسوعؑ)
اسکے اندر نہیں۔(۱۹۴)
جب یحیٰ نے یہ سمجھا کہ مسیح
بے گناہ ہے
تو اس نے یسوعؑ کو غوطہ دینے میں ہچکچاہٹ محسوس کی
لیکن مسیح نے اپنے کہانت کے کردار کو سمجھتے ہوئے
اور حضرت موسیٰؑ کی شریعت کو مانتے ہوئے کہ ہر کاہن کو
اپنی خدمت شروع کرنے سے پہلے غسل لینا ضروری ہے(۱۹۵)
یسوعؑ نے اپنے آپ کو غسل کے لئے پیش کر دیا
تاکہ تمام راستبازی کو پورا کرکے
ایک راستباز مثال بنے

(اگر مسیح نے خود یہ پانی کی رسم ادا کی
اور اپنے تمام سچے پیروکاروں کو حکم دیا کہ وہ اس کی اطاعت میں ایسا کریں۔
تو کیا یہ بہت بڑی جہالت اور بے بنیاد ڈر اور غرور کی بات
دنیا کے ان مرد اور عورتوں کے لئے نہ ہوگی
جو ایسا کرنے سے انکار کرتے ہیں؟)

(۱۹۴) ۱-یوحنا ۱:۱۰
(۱۹۵) احبار ۱۶:۴ وغیرہ

which is itself an outward sign
of the inward purging of sin through faith and the grace of God.

In calling all people to prepare for the Coming One,
the Lamb of God who takes away the sins of the world,
Yahya (John the Baptist) demanded a total ablution
formerly taken only by the unclean (a *ghusl* bath)
because Yahya, like all the other true prophets before him,
insisted that all men
were unclean at heart before God.
No one is good but God
and His Word who was God from the beginning,
for in the beginning was the Word
and the Word was with God
and the Word was God.
Then the Word came on the scene as a good man Isa.
If any other man says that he has not sinned
he is a liar
and the good Word of God (Isa)
is not in him. [194]

When *Yahya* (John the Baptist) perceived
that the Messiah was sinless,
Yahya hesitated to bathe Isa in a *ghusl* bath.
But realizing the priestly character of his office as Masih,
and that the law of Moses
required the priests to bathe [195]
before they began their ministry,
Isa submitted to the *ghusl*
in order to fulfill all righteousness,
including a righteous example.

(If the Messiah himself took this water rite,
and commanded all of his true followers to submit to him in it,
what monumental ignorance or unfounded fear or pride is there
in any man or woman in the world
that he or she should refuse to do likewise?)

194 I John 1:10

195 Lev.16:4 etc

حضرت ابراہیم کو ہمیں دیا گیا کہ وہ ہمیں نصیحت کریں۔(۱۔کرنتھیوں ۱۰: ۱۱)
پانی کے ساتھ اور خدا کی شراکتی ضیافت میں جیسا کہ پیدائش ۱۸ میں لکھا ہے
کہ حضرت ابراہیم خدا کے تابعدار ہوئے،
ہمیں اس سرگذشت کو پڑھنا چاہیے اور حضرت ابراہیم کی پیروی کرنا چاہیے
"پھر خداوند ممرے کے بلوطوں
میں اسے نظر آیا
اور وہ دن کو گرمی کے وقت
اپنے خیمہ کے دروازے پر بیٹھا تھا
اور اس نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا
اور کیا دیکھتا ہے
کہ تین مرد اسکے سامنے کھڑے ہیں
وہ ان کو دیکھ کر
خیمہ کے دروازہ سے ان کو ملنے کو دوڑا
اور زمین تک جھکا
اور کہنے لگا کہ
'اے میرے خداوند اگر مجھ پر آپ نے
کرم کی نظر کی ہے
تو اپنے خادم کے پاس سے چلے نہ جائیں
بلکہ تھوڑا سا پانی لایا جائے
اور آپ اپنے پاؤں دھو کر
اس درخت کے نیچے آرام کریں
میں کچھ روٹی لاتا ہوں
آپ تازہ دم ہو جائیں
تب آگے بڑھیں

کیونکہ آپ اسی لئے اپنے خادم کے ہاں آئے ہیں'
انہوں نے کہا، 'جیسا تو نے کہا ہے ویسا ہی کر'" (۱۹۶)

تیرھویں آیت میں جب تین آدمی ابراہیم کے ساتھ تھے،
تو متن کہتا ہے کہ خدا ابراہیم سے مخاطب ہوا
اور جب آٹھویں آیت میں وہ کھانا کھا رہے تھے
تو ابراہیم نے خدا کے ساتھ شراکتی ضیافت کا تجربہ حاصل کیا
اور ایک اور اہم وقت
حضرت ابراہیم نے خدا کی نجات دلانے والی حضوری کا تجربہ حاصل کیا
پیدائش ۲۲: ۶ میں لکھا ہے

(۱۹۶) پیدائش ۱۸: ۱تا۵

Ibrahim was given to us for our admonition (I Cor. 10:11).
Ibrahim obeyed God
with water and a communion meal in Genesis 18.
We should study this account and imitate Ibrahim:
"And the Lord appeared to Ibrahim
in the plains of Mamre:
and he sat in the tent door
in the heat of the day.
And he lifted up his eyes and looked,
and, lo, three men stood by him:
and when he saw them,
he ran to meet them from the tent door,
and bowed himself toward the ground,
and said,
'My Lord, if now I have found favor in thy sight,
pass not away, I pray thee,
from thy servant.
Let a little water be fetched,
and wash your feet,
and rest yourselves under the tree:
and I will fetch a morsel of bread,
so you can be refreshed;
after that you shall pass on:
now that you have come to your servant.'
And they said, 'Very well, do as you say.'" [196]

In verse 13, when the three are with Ibrahim,
the text says it is the Lord addressing Ibrahim.
In verse 8, when they eat, Ibrahim is experiencing
a communion meal with God.
At another crucial time,
Ibrahim experienced the saving presence of God.
In Genesis 22:9 it says,
"And they came to the place
which God had told him of;
and Ibrahim built an altar there."

The altar was an altar of sacrifice.
It says in Genesis 22:6

---

196 Genesis 18:1-5

کہ ابراہیم کے بیٹے نے
قربانی کیلئے لکڑیاں اٹھائیں
جیسے بعد میں حضرت ابراہیم کا بیٹا عیسیٰ بھی
قربانی کے لئے لکڑی اٹھا کر چلا
حضرت ابراہیم نے خدا کے ساتھ محبت کا اظہار
اپنے اکلوتے وارث کو دیکر کیا
بالکل جیسے ایک اور جگہ مرقوم ہے
خدا نے جہان سے ایسا پیار کیا
کہ اس نے اپنا اکلوتا وارث،
اپنا ابدی کلام یسوعؑ بخش دیا
تاکہ جو کوئی بھی اس پر ایمان لائے
ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ (۱۹۷)

کہانی جاری ہے:
اور حضرت ابراہیم نے ہاتھ بڑھا کر چھری لی
کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے
تب خدا کے فرشتے نے
اسے آسمان سے پکارا کہ

اے ابراہیم اے ابراہیم
اس نے کہا میں حاضر ہوں
پھر اس نے کہا
تو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا
اور نہ اس سے کچھ کر
کیونکہ میں اب جان گیا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے
اسلئے کہ تو نے اپنے بیٹے کو بھی جو اکلوتا ہے
مجھ سے نہ دریغ کیا
اور ابراہیم نے نگاہ کی
اور اپنے پیچھے ایک مینڈھا دیکھا
جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے تھے
تب ابراہیم نے جا کر اس مینڈھے کو پکڑا
اور اپنے بیٹے کے بدلے
سوختنی قربانی کے طور پر چڑھایا۔ (۱۹۸)

(۱۹۷) یوحنا ۳:۱۶
(۱۹۸) پیدائش ۲۲:۱۰تا۱۳

that the son of Ibrahim
carried the wood for the sacrifice,
just as later Isa the son of Ibrahim
would carry the wood (*khashabah*) for the sacrifice.
Ibraham was going to show his love for God
by giving his only heir,
just as it says in another place
that God so loved the world
that he gave his only heir,
his everlasting Word Isa,
in order that whosoever
believes in him
should not perish 197
but have everlasting life.[1]

The story continues:
"And Ibrahim stretched forth his hand,
and took the knife to slay his son.
And the angel of the Lord
called unto him out of heaven,
and said,
'Ibrahim, Ibrahim.'
And he said,
'Here am I.'
And he said,
'Lay not your hand upon the lad,
neither do any thing unto him;
for now I know that you fear God,
seeing you have not withheld your son,
your only son from me.'
And Ibrahim lifted up his eyes,
and looked,
and behold behind him
a ram caught in a thicket by his horns;
and Ibrahim went and took the ram,
and offered him up for a burnt offering
in the stead of his son." 198

---

197 John 3:16
198 Genesis 22:10-13

حضرت عیسیٰ کی عیدالاضحیٰ کی عبادت: ایک تعارف

نئی تخلیق کی عیدالاضحیٰ

جو نئے تخلیق شدہ مسلمان مناتے ہیں وہ ایمان کا ایک امتحان بھی ہے
اور ہم اپنے آپ کو جانچتے ہیں کہ ہم یقین کر سکیں
کہ ہم ایمان میں ہیں
اس سے پہلے کہ ہم ضیافت میں شامل ہوں
اور جیسے ہی ہم شریک ہوتے ہیں
ہم یاد کرتے ہیں اس قربانی کو جو خدا نے ابراہیمؑ کیلئے فراہم کی
اور یہ قربانی موت سے ہمکنار ہوئی
تاکہ حضرت ابراہیمؑ کا وارث اور وعدہ کی گئی وراثت
نئی زندگی میں بلند کی جائے اور ہمیشہ کی زندگی پائے۔
ہم خدا کی حمد کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیمؑ کے وارث ہیں
کیونکہ ہم اس وعدہ کی تکمیل کے حصہ دار ہیں
مسیح یسوعؑ خدا کے برہ کی حیثیت سے آیا

اور ابراہیمؑ اور ایمان میں اس کے تمام وارثوں کے لئے
ایک ابدی قربانی فراہم کی
کہ ہم بھی نئی زندگی میں حضرت ابراہیمؑ کے بیٹوں کی
حیثیت سے اٹھائے جائیں اور ہمیشہ کی زندگی پائیں۔

ہم اچھی طرح جانتے ہیں
کہ نام نہاد ثواب دلانے والی مذہبی رسومات
ہمیں بچا نہیں سکتیں
ہمیں یاد ہے کہ ان لوگوں میں سے
جنہوں نے حضرت موسیٰ کی رہنمائی میں مصر چھوڑا،
دو کے علاوہ، وہ تمام بیابان ہی میں مر گئے
یعنی کبھی وعدے کئے گئے ملک میں داخل نہ ہوئے۔
انہوں نے بھی اپنی مذہبی رسومات کو بغیر کسی نئی فطرت کے،
جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی، جاری رکھا
اور انکی سڑتی ہوئی لاشوں نے بیابان کو آلودہ کیا
انکو روٹی آسمان سے ملی اور
پانی چٹان سے
بالکل ویسے جیسے ہمارے پاس روٹی اور پانی ہے،
لیکن صرف یہی ان کو بچانے کیلئے کافی نہ تھا
اور نہ یہ مذہبی علامتیں ان کو بچا سکتی تھیں۔

وہ سمندر میں سے گذرے
لہذا موت کے غسل سے روشناس ہوئے
اور بادلوں اور سمندر میں موسیٰ کی امت نے
پانی نے پہلے ہی موت کے غسل کو سمجھا

The new creation Id ul-Adha that new creation Muslims
celebrate is also a test of faith,
and we are to examine ourselves to be sure
that we are in the faith,
before we partake.

As we partake, we remember that God
provided a sacrifice for Ibrahim
and the sacrifice died
so that Ibrahim's heir and promised inheritance
might be raised to new life and live forever.
We praise Allah that we are heirs of Ibrahim
because we share the fulfillment of what was promised him.
The Messiah Isa came as the Lamb of God
and provided an eternal sacrifice for Ibrahim
and all the heirs of his faith,
so that as Ibrahim's sons
we too may be raised to new life and live forever!

THE ID UL-ADHA OF ISA SERVICE INTRODUCTION

We know perfectly well
that supposedly merit-earning religious observances
will not save us.
We remember that all but two
of those who followed Musa out of Egypt
died in the wilderness
without entering *al-Muqaddasa* (the Holy Land).
They too kept their religious practices,
but without a new nature even they could not please Allah,
and their rotting bodies littered the desert.
They had bread from heaven
and they had water from the rock,
just as we have bread and water,
but these alone could not save them
and neither can these religious symbols save us.

They passed through the Sea
and so they all received a death *ghusl* initiation
into the *ummah* of Musa in cloud and sea.
This water prefigured the death *ghusl*
through which you are now also delivered to safety.

جس کے ذریعے اب بھی آپ بچائے جا سکتے ہیں
حضرت عیسیٰؑ کے اس وضو میں آپ باطنی غلاظت کو ہی
نہیں دھوتے بلکہ اپنے صاف ضمیر کے ذریعے
اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہیں
اور یہ آپکو سزا، ندامت اور گناہ کی حضوری
اور طاقت سے نجات دلاتی ہے
عیسیٰؑ یعنی کلام اللہ جو ہماری خاطر مُوا
دفن ہُوا، اس کے جی اٹھنے سے
ہمارے گناہوں کا قرض ادا ہُوا۔
یسوعؑ ہماری خاطر مردوں میں سے جی اٹھا
تاکہ ہم بخشے جائیں اور اسکے ساتھ اٹھائے جائیں
اور اسکی شبیہ پر ایک بار پھر خلق ہوں
اور گو کہ حضرت موسیٰؑ کی امت نے بحر قلزم میں
موت کا غسل لیا اور بادشاہت کی چٹان سے
روٹی اور پانی حاصل کیا، (عیسیٰؑ خدا کا ابدی کلام)
پھر بھی انکی کینہ پرور بے اعتقادی کی وجہ سے
تقریباً سب ہی بیابان میں غرق ہو گئے۔
اور وعدہ کئے ہُوئے آرام تک نہ پہنچے
یہ تمام واقعات ہمیں خبردار کرنے کی علامتیں ہیں
کہ ہم اچھے اعمال کو اپنے دل میں موجود
بدی کا توڑ نہیں بنا سکتے
لہذا ہمیں حضرت عیسیٰؑ کی عید الاضحیٰ کا
حصہ، اپنی زندگی اور رویوں کی
اخلاقی جانچ پڑتال کے بغیر،
نہیں بننا چاہیے
(اس عبادت کا بہترین طریقہ کار یہ ہے
کہ جوتے اتار کر زمین پر بیٹھا جائے
اور مسیحی امام دعا اور سجدوں میں رہنمائی کرے۔)

عبادت کا آغاز امام کے روٹی اور انگور کا شیرہ لینے اور کلام کرنے سے ہوتا ہے

اور ایسا ہے کہ نامناسب طور پر
کھانے اور پینے والا عید الاضحیٰ کے برہ
یعنی نجات دلانے والا کلام اللہ، عیسیٰؑ المسیح
کے جسم اور خون کی بے حرمتی کرنے کا سزاوار ہوگا
ہم پر لازم ہے کہ ہم روٹی میں اسکا ٹوٹا ہُوا جسم دیکھیں
اور پیالے میں اس کے عہد پر مُہر لگنے والے خون کو دیکھیں
ہم یاد رکھیں کہ وہ کلام، جو ہمارے دلوں پر ہمارے مالک کی

This *wudu* of Isa is not the washing away of bodily uncleanness
but rather it is the obedient appeal to God of a clear conscience.

And it brings deliverance from the guilt and the penalty
and the power and the presence of sin
through the resurrection of Isa the Word of Allah,
who died and was buried for us
so that our sins could be paid for.
He rose from the dead for us so that we might be forgiven
and raised with Him to be recreated in His likeness.
And yet, though the *ummah* of Musa had the death *ghusl*
and the bread and the water of the Rock of the Kingdom,
Isa the eternal Word of Allah,
nevertheless, because of their rancorous unbelief
they nearly all perished in the desert
and did not enter into the promised rest.
These events happened as symbols to warn us
not to try to counterbalance with merit-earning good works
the evil things we might otherwise fatally set our hearts on.

Therefore, we are to take no part
in the *Id ul-Adha Isawiya* (the Sacrifice Feast of Isa)
without applying moral scrutiny
to our lives and behavior.

(The following service is best conducted
while seated on the floor, shoes off,
with the messianic Imam
leading the prayers and prostrations.)

THE SERVICE BEGINS WITH THE IMAM TAKING THE *KHUBIS*
AND THE GRAPE JUICE AND SPEAKING

It follows that anyone who eats the bread
and drinks the cup of the Lord unworthily
will be guilty of desecrating the body and the blood
of the Id ul-Adha Lamb who is the atoning Word of Allah,
Isa al-Masih.
We must discern His broken body in the bread
and His covenant-sealing blood in the cup.
We must remember that the Word who reigns
in our hearts as Lord

کی حیثیت سے راج کرتا ہے، ہمارے گناہوں کی وجہ سے
بطور بِرہ مُول۔
مبادہ ہم بھول نہ جائیں اور مسلسل گناہوں میں ملوث رہیں۔
ہر ایماندار روٹی میں حصہ دار ہونے سے پہلے
اور پیالہ میں سے پینے سے قبل اپنے آپ کو جانچے
کیونکہ وہ جو کھانے اور پینے سے
عدالت اپنے اوپر لاتا ہے
اگر وہ اس جسم کا امتیاز نہ کرے جو
ہمارے گناہوں کی خاطر توڑا گیا۔

(وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے
عیسیٰؑ یعنی کلام اللہ کی تابعداری کی
مسیحی امام کی سجدوں میں پیروی کر سکتے ہیں)

نئے عہد کو شروع کرنے کا ذریعہ

ہی عام حالات میں صبغت اللہ ہے
یہ تمام ایمانداروں کے لئے حکم ہے
جب وہ اپنی زندگیاں عیسیٰؑ یعنی کلام اللہ کی
فرمانبرداری کے واسطے وقف کرتے ہیں
اسکی فرمانبرداری ایسے مولا اور واحد اللہ
اور نصر اللہ کی حیثیت میں کرتے ہیں
جو ہمارے دِلوں پر راج کرتا ہے
(مسیحی امام پڑھتا ہے :)
آیئے چند لمحوں کی خاموشی اختیار کریں
اور اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوں اور
اپنے صبغت اللہ کے دِن کو یاد کریں،
کس طرح ہم اسکے ساتھ پانی میں دفن ہوئے
اور مکمل طور پر ڈوبنے کے غسل کا تجربہ حاصل کیا
دفن کے رسوماتی غسل کی طرح۔
کیا ہم یاد کرتے ہیں
اس وضو کے تجربہ کو جو زندگی میں ایک بار
ہی لیا جاتا ہے اور ہمیں ایک نئی دعائیہ زندگی
کے لئے تیار کرتا ہے۔
اس میں پانی اتنا اہم نہیں ہے
جتنی وہ چیز جسکی وہ علامت بنتا ہے، یہ کہ
ہمارے جسم گناہ کے اعتبار سے مُردہ ہیں
اور یہ کہ اس دن ہم رسوماتی طور پر
عیسیٰؑ کی مخلصی دلانے والی موت
میں داخل ہو کر حصہ دار ہوئے۔
تعریف صرف اسی کی ہو
یہ چند لمحوں کی خاموشی میں
ہر ایماندار اللہ تعالیٰ کی ابدی روح
کو اپنے جسموں کی طہارت کرنے دیگا

died as the Lamb
for our sins,
lest we forget and continually indulge our sins.
Each believer must examine himself
before eating his share of the bread
and drinking from the cup.
For he who eats and drinks
eats and drinks judgment on himself
if he does not discern the Body that was broken for our sins.

(Those who have obeyed Isa the Word of Allah
by submitting to the *sibghat* Allah
may follow the prostrations of the messianic Imam.)

The ceremonial means of initiating the New Covenant
would normally be the *sibghat Allah.*
This is commanded of all believers
at the time they formally commit their lives to obey
Isa the Word of Allah.
He is obeyed as the One to reign in their hearts
as *Mawla* (Lord) and *Wahid Allah* (The Unique One from God)
and *Nasr Allah* (Savior).

(The Messianic Imam reads:)
Let us now have a few moments of silence
as we prostrate to Allah
and remember the day of our *sibghat Allah,*
how we were buried in the water with him
and experienced a total immersion *ghusl*
as a funeral ritual bath,
or we remember how we experienced a once-for-all *wudu*
preparing us for a new life of prayer.
It was not the water that was important
so much as what it signified:
that our bodies are dead to sin
and that on that day we ceremonially entered into
a sharing in Isa's death, praise be unto Him.
In the silence about to commence
each believer shall allow the Eternal Spirit of Allah
to conduct a *tahara* through our flesh
and purge out in confession all the sin
in order that we may be pronounced 'clean' by our Lord.

تاکہ گناہوں کا اقرار کر کے صاف کر دیئے جائیں
اور اللہ تعالیٰ اعلانیہ طور پر ہمیں پاک قرار دے

(درج ذیل کو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اکٹھا پڑھیں)
(اکٹھا پڑھیں :)
"اگلے دن"، اللہ تعالیٰ کی کتاب فرماتی ہے
"یحیٰی نے عیسیٰ کو اپنی طرف آتے دیکھا
اور کہا، "دیکھو وہ اللہ تعالیٰ کا برہ ہے۔
یہ وہی ہے جو دنیا کے گناہوں کو اٹھا لے جائیگا"

مولا، ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں

اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں،
وہ ہمارے گناہوں کو
معاف کرتے ہیں
سچا اور عادل ہے
اور ہمیں ہر قسم کی ناراستی سے پاک کرتا ہے۔
(مسیحی امام کا ورد :)
اسکے نام کی خاطر آپ کے گناہ معاف ہوئے
(تمام لوگوں کا ورد :)
جیسے موسیٰ نے لوگوں کے اوپر خون چھڑکا
کہ عہد پر مُہر کرے
اسی طرح ہم پر عیسیٰ کا خون چھڑکا گیا ہے
کہ نئے عہد پر مُہر کریں
ہم عید الاضحیٰ کی ضیافت میں،
خدا کے برہ، جو جہان کے گناہ اٹھا لے جاتا ہے،
کی امت کے طور پر اکٹھے ہیں

ہم ایک دوسرے اور خدا کی
ملکیت ہیں
جس طرح ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں
ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ہم خدا کا جسم ہیں
جس کو بڑی قیمت دے کر مُردوں میں سے
واپس لایا گیا ہے۔

(مسیحی امام کا ورد :)
جو میں کہتا ہوں اسکو سمجھنے کیلئے
خود اپنی سمجھنے کی استعداد استعمال کریں
جب ہم برکت کے پیالہ پر برکت دیتے ہیں
کیا یہ عیسیٰ المسیح کے نجات دلانے والے خون
میں شرکت کا ایک وسیلہ نہیں ہے؟
جب ہم روٹی توڑتے ہیں تو کیا
یہ عیسیٰ المسیح کے جسم اور اسکی زندہ کی گئی
امت میں شریک ہونے کا ایک وسیلہ نہیں ہے؟
کیونکہ ایک ہی روٹی ہے اور ہم بہت سے
ایک ہی جسم ہیں

(Read the following together after a few moments' silence):

"The next day", the Book of Allah says,
"*Yahya* saw Isa coming toward him and said,
"Look! There is the Lamb of Allah.
It is he who takes away the sin of the world.'"

MAWLA, WE CONFESS OUR SINS
If we confess our sins,
he is just,
and may be trusted
to forgive our sins
and cleanse us from every kind of wrong.

(Messianic Imam reading:)
Your sins are forgiven you for His name's sake.

(All the people reading:)
As Musa sprinkled the blood on the people
to seal that covenant,
so we are sprinkled with the blood of Isa
to seal the New Covenant.
We are united in this *Id ul-Adha* meal of the covenant
as the *ummah* of the Lamb of Allah
who takes away the sins of the world.
We belong to one another forever
and to the Lord.
By the way we love each other
may we discern that we are the Lord's Body
bought back from the dead at great price.

(Messianic Imam reading:)
Form your own judgment on what I say.
When we bless the cup of blessing,
is it not a means of sharing
in the atoning blood of Isa al-Masih?
When we break the bread,
is it not a means of sharing in the body
and the ummah of Isa al-Masih?
Because there is one loaf, we,

اور کیونکہ ایک ہی روٹی ہے جس میں سے ہم کھاتے ہیں
نئی تخلیق کے علاوہ کچھ بھی لازوال نہیں ہے
اور ہم سب ایک ہی امت ہیں
ابراہیم کے روحانی لوگ ہیں
اسکے ابدی کلام یعنی یسوع المسیح کے ذریعہ
اللہ تعالیٰ کے اطاعت گذار۔

(روٹی کو اوپر اٹھانا)
(مسیحی امام کا ورد :)
فسح کی روایت (عیدالاضحیٰ پر بھی صادق ہے)

جو میں نے تم کو بھی دی
مجھ تک اللہ تعالیٰ سے پہنچی کہ
یسوع نے جس رات وہ پکڑوایا گیا
روٹی لی اور شکر کر کے توڑی
اور کہا :
" یہ میرا جسم ہے جو تمہارے واسطے ہے
میری یادگاری میں ایسا ہی کیا کرو۔"
(پڑھنے والا روٹی توڑتا ہے)
(پڑھنے والا پیالہ اوپر اٹھاتا ہے)
اپنی مسافرت کے اختتام پر
اس جگہ پر جہاں سے اس نے القدس
کے لئے روانہ ہونا تھا۔
یہ جانکر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ابدی زندگی ہے
اللہ تعالیٰ کی عیدالاضحیٰ کو دنیا کیلئے پیش کیا
اسی طرح کھانے کے بعد اس نے
پیالہ لیا اور کہا : " یہ پیالہ میرے خون میں نیا عہد ہے
جب بھی پیو میری یادگاری میں ایسا ہی کیا کرو۔"

(پڑھنے والا صراحی میں سے پیالہ میں انڈیلتا ہے)
" جب بھی تم اس روٹی کو کھاتے اور اس پیالہ
میں سے پیتے ہو میری موت کا اظہار کرتے ہو
جب تک وہ نہ آئے۔"
(روٹی اور پیالے لوگوں میں بانٹے جاتے ہیں
تاکہ آخر میں سب اکٹھا کھائیں اور پئیں)

(پڑھنے والا :) آیئے اور شریک ہوں اور خداوند کی پرستش کریں۔ خداوند آرہا ہے
(مسیحی امام سجدہ کرنے اور ہاتھوں کو اوپر اٹھانے میں اور یہ کہنے میں رہنمائی کرتا ہے :
" سبحان الله۔۔ تمام جلال خدا کو پہنچے! سبحانك۔۔ سب تعریف آپ کی!

الحمدلله۔۔ سب تعریف خدا کی! الله اکبر۔۔ خدا عظیم ہے!
(پڑھنے والا :)
" آیئے میں آپ میں سے انکو تلقین کروں
جنہوں نے ابھی تک صبغت الله میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کی

many as we are, are one body.
For it is one loaf of which we all partake.
There is indeed nothing eternal but a new creation,
and we are all one ummah,
the spiritual people of Ibrahim,
- submitters to Allah through His eternal Word, Isa al -Masih.

(Holding up the bread)

For the Passover tradition (appropriate for *Id ul-Adha*)
which I handed on to you
came to me from the Lord Himself:
that the Lord on the night of His arrest,
took bread and, after giving thanks to God,
broke it and said:
'This is my body, which is for you; do this
as a memorial of me.' (Reader breaks bread.)

(The Reader holds up the Cup)

In the same way, he took the cup after supper-
at the end of his pilgrimage
to where He would make His departure at al-Quds.
Realizing Himself to be the Eternal Life of Allah
offered as the *Id ul-Adha* of Allah to the world,
he said: "This is the New Covenant
sealed by my blood.
Whenever you drink it, do this
as a memorial of me."

(Reader pours out from the pitcher into the cup.)

"For every time you eat this bread and drink this cup,
you proclaim the death of the Lord until He comes."

(The bread and the cups are distributed from person to person until all have partaken together.)

(The Reader:) Let us partake and worship the Lord. Maranatha.
(All prostrate and raise their hands with praise saying
"*Subhan Allah*—Glory to God! *Subhanaka*—Praise to Thee!
Al-Hamdu li-lah—the praise is God's! *Allahu Akbar*—God is
Greater!")

(The Reader:) Let me urge any of you
who have not yet submitted to Allah

ایسانہ ہو کہ اگلے موقع پر آپ ہمارے ساتھ
عیسیٰ کی عیدالاضحیٰ کے جشن
منانے میں سے خارج نہ کر دیئے جایئں
اگر مسیح یعنی کلام اللہ کی دوسری آمد میں تاخیر ہو جائے۔

کلامِ پاک اور ممکنہ اضافی شفا کی عبادت

اگر آپ نہایت تندہی کے ساتھ
اپنے خداوند خدا کی آواز کو سنیں
اور وہ ہی کریں جو اسکی نگاہ میں درست ہے
اور اسکے حکموں پر دھیان دیں اور
اسکے تمام مقدس قوانین کو پورا کریں
تو میں ان میں سے کوئی بھی وبائیں تم پر نہیں لاؤنگا
جو میں مصر کے لوگوں پر لایا۔ (۱۹۹)
کیونکہ میں تو شفا دینے والا خدا ہوں۔
کیا آپ میں سے کوئی بیمار ہے ؟
تو وہ اپنی جماعت کے شیخوں کو بلائے
اور وہ اسکے لئے دعا کریں
خدا کے نام میں اس کو تیل سے مسح کریں۔
اور ایمان سے مانگی دعا بیمار شخص کو شفا دیگی
اور خدا اسے اٹھا کھڑا کرے گا۔
اور اگر اس نے گناہ کئے ہوں تو اسکو گناہوں سے معافی ملیگی۔(۲۰۰)
شیطان الزام لگانے والوں کو بھیجے گا جو ہم سے کہے گا

کہ اللہ تعالیٰ نے
ہمیں سزا دینے کے لئے
بیماری کو استعمال کیا ہے۔ (۲۰۱)
لیکن ان پر جو اب عیسیٰ المسیح میں ہیں
سزا کا حکم نہیں۔ (۲۰۲)
جب اس نے ہماری خاطر "عظیم قربانی" دی(۲۰۳)
تو وہ ہماری سرکشی اور کم ظرفی کے باعث
گھائل ہوا اور زخمی کیا گیا۔
اس نے مار اور کوڑے کھائے (جس کے مستحق ہم تھے)
اس لئے کہ ہم اطمینان پائیں (خدا کے ساتھ)

(۱۹۹) خروج ۱۵:۲۶
(۲۰۰) یعقوب ۵ : ۱۴، ۱۵
(۲۰۱) ایوب ۱۱ : ۶
(۲۰۲) رومیوں ۸ : ۱
(۲۰۳) سورۃ صٰفٰت ۳۷ : ۱۰۷

in the *sibghat Allah* to do so in order that
you will not exclude yourself
from celebrating the Id ul-Adha Isawiya with us
at our next opportunity,
should the Second Coming
of the Word of Allah delay.

SCRIPTURES FOR POSSIBLE ADDITIONAL HEALING SERVICE

If you will diligently listen to the voice of the Lord your God,
and will do that which is right in is sight,
and will give attention to his coommandments,
and keep all his sacred laws,
I will put none of these diseases upon you
which I have brought upon the people of Egypt, 199
for I am the Lord who heals you.
Is anyone sick among you?
Let him call for the *sheikhs* (elders)
of the *jami'* (congregation)
and let them pray over him
anointing him with oil in the name of the Lord.
And the prayer of faith will make the sick person well, and the Lord wil raise him up.
And if he has committed sins, he will be forgiven. 200
Satan would send accusers to say that it is for our sin that Allah uses sickness to bring us into condemnation. 201
But there is now no condemnation
or those who are in (the new life of) Isa al-Masih.[4] 202
When he made the "momentous sacrifice"[5] for us 203
he was wounded and bruised (to atone) for
our rebellion and perverseness.
He took the beating and lashing (we deserved)
in order that we might have peace (with God)

---

199 Exodus 15:26
200 James 5:14-15
201 'Job. 11:6 *JB*
202 Romans 8:1
203 Those Ranged in Ranks 37:107

اور اسکے ضربات کھانے سے ہم نے شفاپائی۔
(ہمارے گناہوں کی سزا کے حکم اور دوسری
موت سے جو ہمیں خدا سے جدا کرتی ہے) (۲۰۴)

تاہم یسوع نے خود فرمایا،
تمہارے ایمان نے تمہیں کامل کیا۔(۲۰۵)
اپنی شفا حاصل کرو۔ (۲۰۶)

(۲۰۴) یسعیاہ ۵۳ : ۵
(۲۰۵) متی ۹ : ۲۲
(۲۰۶) لوقا ۱۸ : ۴۲۔ گوکہ ہم سب یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شافی ہے اور زیادہ تر اس پر ایمان رکھنے سے وہ شفاء دیتا ہے لیکن یقینی طور پر ہمیں اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ بسااوقات وہ شفاء کو روک بھی دیتا ہے جسکی وجوہات ہماری ناقص عقل سمجھنے سے قاصر ہے۔(موت تو انسانی حالت کا ایک جزو ہے، جسکا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کو کم از کم ایک ایسی بیماری تو ہوتی ہی ہے جسکا کوئی علاج نہیں!) جب تک اس حقیقت کو نہ سمجھا جائے تو متلاشی ایمان کھو بیٹھیں گے اگر کبھی کبھار انکی شفا کے لئے دعا نہ سنی جائے۔

and with His stripes we *were* healed
(of sin's condemnation and the second death,
which is separation from God). [204]
Therefore, as Isa himself said,
Your faith has made you whole[2]. [205]
Receive your healing [206]

---

204 Isaiah 53:5

205 Matthew 9:22

206 Luke 18:42. Although we all believe that God can heal, and in many cases will heal as we trust in Him, we certainly have to allow for the fact that at times He may allow a healing not to occur for reasons tha simple mortals may not fully understand. (Death is a part of the human condition, which means that human beings generally have at least one illness that is not healed!) Unless we at least note this, inquirers may lose faith if they are not healed every time they pray.